حج المسلمین

ضعیف و موضوع حدیثوں سے پاک
حج اور عُمرہ کا طریقہ

◆

جماعت المسلمین

منہاج المسلمین

ضعیف و موضوع حدیثوں سے پاک
حج اور عُمرہ کا طریقہ

* * *

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۔	مقدمہ	۱
۲۔	چند اصطلاحات کی تشریح	۸
۳۔	حج کی قسمیں	۱۵
۴۔	حج اور عمرہ کے فضائل	۱۷
۵۔	عمرہ کا طریقہ	۲۱
۶۔	حج کا طریقہ	۵۶
۷۔	متفرق مسائل	۱۰۴
۸۔	حالت احرام میں کونسی چیزیں حرام ہیں	۱۰۶
۹۔	قیامِ منیٰ اور رمی	۱۲۴
۱۰۔	قربانی	۱۲۷
۱۱۔	حج بدل	۱۳۱
۱۲۔	اذیّت ماہانہ اور نفاس	۱۳۴

کاتب .. .. عبدالحفیظ
اشاعت .. .. ثالث
سال طباعت .. .. .. ۱۴۰۷ھ (مطابق ۱۹۸۶ء)
تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

عرب کے شہر مکّہ معظّمہ کو منجملہ اور بہت سی فضیلتوں کے ایک بہت بڑا شرف یہ حاصِل ہے کہ اسی شہر میں بیت اللہ شریف (یعنی کعبہ) واقع ہے جو دُنیا میں اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے۔ جس کی بُنیاد حضرت آدم علیہ السّلام نے رکھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اسے از سرِ نَو تعمیر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسُول حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسے بتوں سے

پاک کرکے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کا مرکز قرار دیا۔

مسلمین دُنیا میں کہیں رہتے ہوں ، وہ بیت اللہ کی سمت رُخ کرکے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ استطاعت ہونے کی صورت میں ہر مسلم پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج فرض ہے۔

حج اسلام کا پانچواں اہم رُکن ہے۔ یہ ہر سَال ذی الحجہ کے مہینہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ حج کے اندر ہمارے لئے بے شمار دینی اور دُنیوی فوائد پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے فائدے ہمارے علم میں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے فائدے ایسے بھی ہوں گے جن کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ یہاں مختصر طور پرؔ اتنا بتانا کافی ہوگا کہ حج ہماری جسمانی اور رُوحانی تربیت اور تزکیہ

نفس کی ایک مکمّل اور جامع مشق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو مسلم اس تربیت میں کامیاب ہو جائے اُس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ گناہوں سے اِس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ایک نوزائیدہ بچہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دَوران حج تمام مسلمین بلا امتیازِ نسل ورنگ اور بِلا امتیازِ امیر وغریب ایک جیسے لباس میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ تمام ظاہری فرق مٹا کر سب اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی دیوانہ وار کوئے حبیب میں دوڑتے ہیں اور کبھی اُس کے گھر کے گرد چکّر لگاتے ہیں۔ کبھی محبوبِ حقیقی کی یاد میں صحرانوردی کرتے ہیں اور کبھی انتہائی والہانہ انداز میں اس کا نام لے لے کر کنکریاں پھینکتے ہیں، کبھی اُس کے

در پر جبہہ سائی کرتے ہیں تو کبھی اُس کی دہلیز کے پتّھر کو چُوم لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ مکمّل وارفتگی اور خودسپردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہمہ اوقات مختلف عبادات اور ذکرِ الٰہی میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اور ہر قسم کی بُرائی اور گناہ سے دُور رہتے ہیں۔ یہ ایک زبردست عملی تربیت ہے۔ اگر تمام مناسکِ حج خلوصِ نیّت اور تقوے کے ساتھ ادا کئے جائیں تو ممکن نہیں کہ اس تربیت کا اثر بعد کی زندگی میں ظاہر نہ ہو۔

مکّہ معظّمہ میں اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام، اللہ تعالیٰ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمّد رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یادگاریں جا بجا پائی جاتی ہیں۔ ہم ہر نماز میں اللہ سے دُعاء کرتے ہیں کہ ہمیں اُن لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا ہے۔ حج

کے دَوران ہم اس بات کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے محبوب بندوں کی راہ ہم کو کتنی عزیز ہے۔ وہاں سُنّتِ ابراہیمی اور سُنّتِ مصطفوی اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کی پَیروی ہمارے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حجرِ اسود ایک پتّھر ہے جو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن ہمارے محبوب نے اسے بوسہ دیا ہے اس لئے ہم بھی اسے بوسہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالٰی کے پیارے بندوں سے انتہائی عقیدت و محبّت اور اُن کے احترام کے باوجود ہم عبادت صرف اللہ اکیلے کی کرتے ہیں۔ حج اور اُس کے مناسک صرف اللہ تعالٰی کے لئے مخصوص ہیں۔ بیتُ اللہ کے علاوہ کسی اور کے گھر کا قصد کرنا، اس کا طواف کرنا یا اُس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ

شرک ہے۔ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی زندگی میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بھی اپنی زندگی اطاعت الٰہی میں اسی طرح وقف کر دینی چاہیئے جیسے ان لوگوں نے کی اور اُن کی دی ہوئی تعلیم کے مُطابق ہماری نماز، ہماری قربانی اور ہماری زندگی اور مَوت سب اللہ اکیلے کیلئے ہو جو ربّ العالمین ہے۔ فلسفۂ حج کی رُوح بھی یہی جذبۂ جاں سپاری ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں حج کا مسنون طریقہ صحیح احادیث کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ تمام مسلمین کو چاہیئے کہ مسنون طریقوں پر عمل کریں اور بدعات سے اجتناب کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عمل مقبول ہے جو سُنّتِ نبویؐ کے مُطابق ہو۔ اللہ کے رسُولؐ میں ہمارے لئے اچّھا نمونہ ہے۔

اللہ تعالٰی ہمیں سُنّت پر عمل کرنے اور سُنّت
کے مُطابق حج کرنے کی سعادت نصیب فرمائے
اور ہمارے اعمال کو قبول فرمائے ۔ آمین

شعبہ نشر و اشاعت
جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند اصطلاحات کی تشریح

حج:۔ مقررہ تاریخوں میں کعبہ کا طواف، منٰی میں قیام عرفات و مزدلفہ میں وقوف اور چند دوسرے ارکان کے مجموعہ کو حج کہتے ہیں۔

عمرہ:۔ کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، اور بالوں کے مُنڈوانے یا کتروانے کو عمرہ کہتے ہیں، عمرہ کے لئے کوئی دن یا تاریخ مقرر نہیں ہے۔ البتّہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہوتا ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

کعبہ:۔ کعبہ ایک چوکور عمارت ہے، یہی ہمارا قبلہ ہے۔ اسی کی طرف مُنہ کر کے ہم نماز ادا کرتے ہیں، اسی کا

طواف کرتے ہیں۔

طواف :۔ کعبہ کے گرد ساتؔ چکر لگانے اور اسکے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھنے کو ایک طواف کہتے ہیں۔

حجرِ اَسود :۔ یہ ایک سیاہ پتھر ہے جو کعبہ کے ایک کونہ میں باہر کی جانب لگا ہوا ہے۔ اسی پتھر کو چُومتے ہیں۔ اسی سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے اور اسی پر طواف ختم ہوتا ہے۔

رُکن یمانی :۔ کعبہ کے دوسرے کونہ میں باہر کی جانب ایک پتھر لگا ہوا ہے اسے رُکنِ یمانی کہتے ہیں۔ طواف کے ہر چکر میں اسے ہاتھ لگاتے ہیں۔

صفا اور مروہ :۔ یہ دو پہاڑ ہیں، ان ہی دو پہاڑوں کی وادی میں کعبہ واقع ہے۔

سعی :۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ تیزی سے چلنے کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کی ابتداء صفا سے ہوتی ہے اور

اختتام مروہ پر ہوتا ہے۔

اِحرام:۔ وہ لباس ہے جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔

تَلْبِیَہ:۔ لبّیک پڑھنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔

رَمَل:۔ طواف کرتے وقت تیزی سے اکڑ کر چلنے کو رَمَل کہتے ہیں۔

اضطباع:۔ رَمَل کرتے وقت چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دایاں کندھا کھولنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

میقات:۔ وہ مقام ہے جہاں سے عمرہ یا حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حطیم:۔ کعبہ کے متصل ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ پہلے کعبہ میں شامل تھی۔ ایامِ جاہلیت میں قریش نے کعبہ کو ازسرِنو تعمیر کرتے وقت روپیہ کی کمی کے باعث اسے کعبہ میں شامل نہیں کیا۔ یہ جگہ کعبہ میں شمار کی

جاتی ہے اور اسی لئے اس کا بھی طواف کیا جاتا ہے، مندرجہ ذیل نقشہ میں حجرِ اسود، حطیم اور رُکن یمانی دکھلائے گئے ہیں۔ تیروں کے نشان سے طواف کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

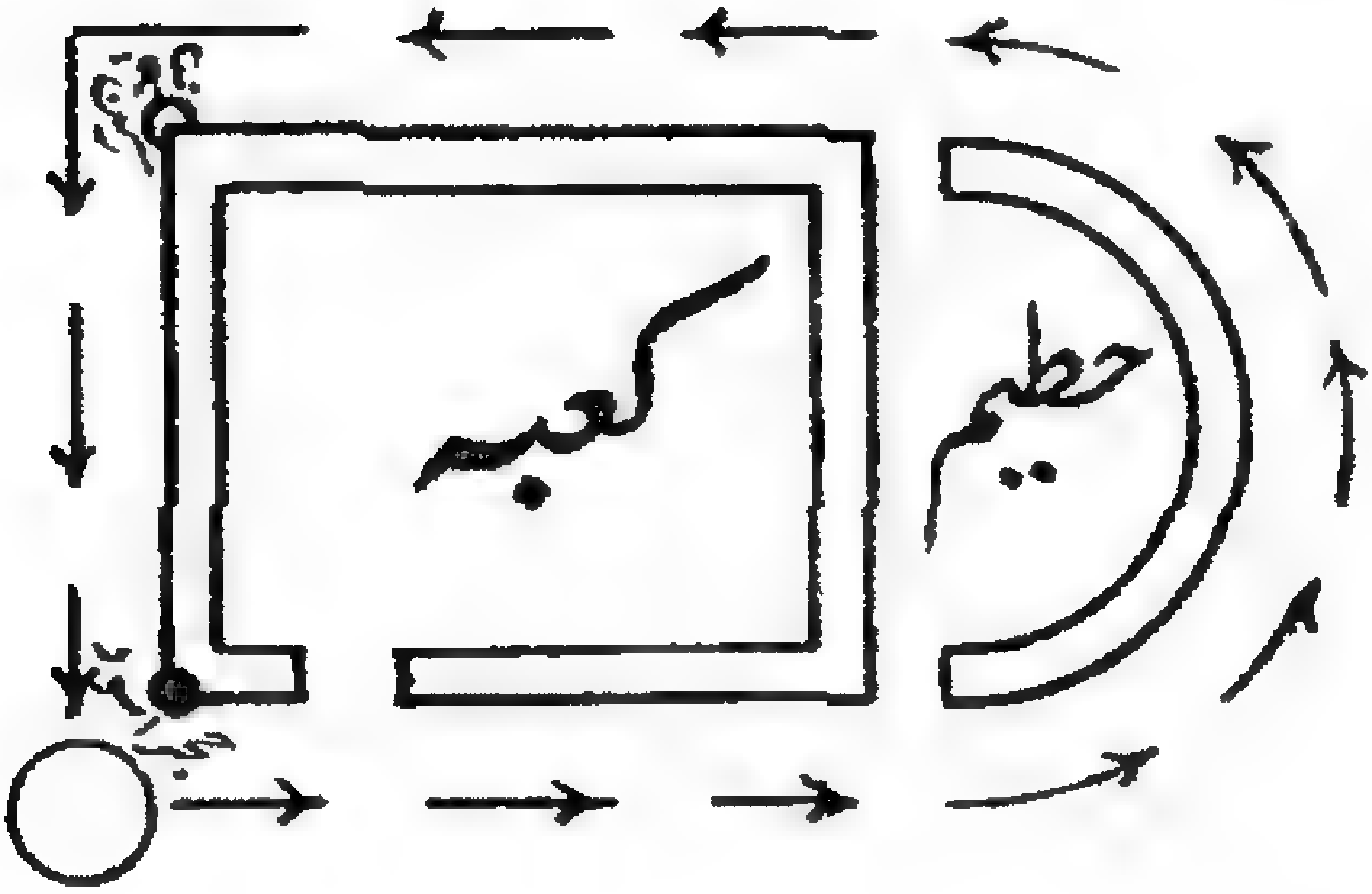

یومِ ترویہ:۔ ۸ر ذی الحجہ کو یومِ ترویہ کہتے ہیں۔

عرفہ:۔ ۹ر ذی الحجہ کو عرفہ کہتے ہیں۔

یوم النحر:۔ دس ذی الحجہ کو یوم النحر کہتے ہیں۔

مِنیٰ:۔ مکّہ معظّمہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی علاقہ ہے اسے منیٰ کہتے ہیں۔

عرفات:۔ ایک میدانی علاقہ ہے۔ یہ منٰی سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفہ کے دن یہاں قیام کرنا ہوتا ہے

مُزدَلِفہ:۔ منٰی اور عرفات کے درمیان یہ ایک مقام کا نام ہے جو منٰی سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔

مَشعَرِ حرام:۔ مزدلفہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

رَمی:۔ کنکری پھینکنے کو رمی کہتے ہیں۔

جَمرَہ:۔ وہ پتھر جس پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

جمرات تین ہیں، اور یہ تینوں منٰی اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہیں۔ منٰی کے سب سے زیادہ قریب جو جمرہ ہے اُسے جمرۂ دُنیا کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو جمرہ آتا ہے اُسے جمرۂ وُسطٰی کہتے ہیں اور جو منٰی سے سب سے زیادہ فاصلہ پر ہے اُسے جمرۂ عَقَبہ کہتے ہیں۔

یہی وہ تین مقامات ہیں جہاں شیطان، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آیا تھا

اور اُنہوں نے اُس کو کنکریاں ماری تھیں۔ آجکل بھی ان تینوں مقامات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں لیکن یہ کنکریاں شیطان کو نہیں ماری جاتیں اور نہ ان تینوں مقامات کو شیطان کہا جاتا ہے۔ آجکل کنکریاں صرف حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے عمل کی نقل اور پیروی کی نیّت سے ماری جاتی ہیں۔

وقوف:۔ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا۔

طوافِ اِفاضہ:۔ دسؔ ذی الحجہ کو قربانی کرنے کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طوافِ افاضہ کہتے ہیں، یہ حج کا بڑا اہم رُکن ہے۔

طوافِ وداع:۔ مکّہ معظّمہ سے واپس ہوتے وقت جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طواف وداع کہتے ہیں۔

مقامِ ابراہیمؑ:۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت

ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کعبہ کی تعمیر کی تھی۔

مُلْتَزَم :۔ بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حِصّہ کو ملتزم کہتے ہیں۔

◆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حج کی قسمیں

حج بشرطِ استطاعت، زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ حج کی تین قسمیں ہیں۔

① حجِّ اِفراد: یعنی صرف حج کرنا۔

② حجِّ قِران: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے کر جانا، پھر عُمرہ کر کے احرام نہ اُتارنا بلکہ اُسی احرام سے حج ادا کرنا۔

③ حجِّ تمتّع: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لیکر نہ جانا، عُمرہ کر کے احرام اُتار دینا اور حج کے لئے دوسرا احرام باندھنا۔

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہجرت کے بعد صرف

ایک حج کیا۔ اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ کیونکہ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اس لئے آپؐ نے حجِ قِران کیا تھا لیکن آپؐ نے یہ فرمایا تھا:۔

لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ	جس بات کا علم مجھے بعد میں ہوا اگر
اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ	پہلے ہو جاتا تو میں قربانی کا جانور
مَا اَھْدَیْتُ وَلَوْلَا اَنَّ	ساتھ لیکر نہ آتا اور اگر میرے ساتھ
مَعِی الْھَدْیَ لَاَحْلَلْتُ[1]	قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی

احرام اُتار دیتا۔

کیونکہ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حجِ تمتّع کو اپنے اور جمیع مسلمین کے لئے پسند فرمایا اور اس کی تمنّا کی اور حجِ تمتّع نہ کر سکنے پر افسوس کا اظہار کیا لہٰذا تمام مسلمین کو حجِ تمتّع ہی کرنا چاہیئے البتہ اہلِ مکّہ کو حجِ تمتّع نہ کرنا چاہیئے۔[2]

---

[1] صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلہا الا الطواف بالبیت عن جابرؓ ورویٰ مسلم نحوہٗ فی کتاب الحج باب حجۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

[2] سورۃ البقرۃ۔ ۱۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج اور عمرہ کے فضائل

۱۔ جو شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے حج کرے اور اس میں نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو وہ اس حالت میں لوٹتا ہے کہ جس حالت میں وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جَنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے) [1]

۲۔ عورتوں کے لئے بہترین جہاد حجِ مبرور ہے [2]

(نوٹ: حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو نیکیوں سے بھرپور ہو)

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول ص ۵۶۶ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ رضؓ انہا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لکنّ افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴

۳۔ ایمان اور جہاد کے بعد حج مبرور کا بڑا درجہ ہے[1]

۴۔ حج مبرور کا کوئی صلہ نہیں سوائے جنّت کے[2]

۵۔ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے پھر فرماتا ہے: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟[3]

---

[1] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص۱۶۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ وفضلہا جزء ۳ ص۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول ص۵۶۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبداً من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملٰئکۃ فیقول ماذا اراد ھؤلاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ جزء اول ص۵۶۶)

پے در پے حج اور عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹّی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے [1]

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرة فانهما ینفیان الفقر والذنوب كما ینفی الكیر خبث الحدید والذهب والفضة (رواه الترمذی وصححه، كتاب الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة جزء اول ص۱۶۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلاثة: الغازی والحاج والمعتمر (رواه ابن خزیمة وسنده صحیح - ابن خزیمة جزء ۴ ص۱۳۰)

دو عمروں کے درمیانی مدّت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں[1]

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرة الی العمرة کفارة لما بینہما (صحیح بخاری کتاب المناسك بواب العمرة باب وجوب العمرة جزء ۳ ص۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرة جزء اول ص۵۶۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرة فی رمضان حجة او نحوا مما قال (صحیح بخاری کتاب المناسك ابواب العمرة باب عمرة فی رمضان جزء ۳ ص۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فضل العمرة فی رمضان جزء اول ص۵۲۸)

حجِ تمتّع

عُمرہ

جب حج کے لئے روانہ ہو تو زادِ راہ ساتھ لے [1]

جب حج تمتّع کی نیّت سے روانہ ہو تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لے [2]

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے بے خوشبو کا تیل لگائے [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (البقرۃ - ۱۹۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت ما أھدیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صفحہ ۱۹۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صفحہ ۳۹۵ واللفظ للبخاری)

[3] کان ابن عمر رضی اللہ عنھما اذا اراد الخروج الی مکۃ ادّھن بدھن لیس لہ رائحۃ طیبۃ ...... ثم قال ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاھلال مستقبل القبلۃ جزء ۲ صفحہ ۱۷۱)

پھر سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے اور یہ دُعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا
کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا
ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا
تَرْضٰی۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا
وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی
الْاَھْلِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ
وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ
سُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ○

(پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں
کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے، اور بے شک ہم
اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اس سفر

میں تجھ سے نیکی اور تقوے کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے، اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دُوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل و عیال میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ میں سفر کی تکلیف سے، بُرے منظر سے اور اہل و عیال میں بُرے وقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں[لہ] }

[لہ] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلٰثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ... ... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب الی سفر جزء اول ص۴۳۴)

اِحرام اِحرام اُس لباس کو کہتے ہیں جو عُمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ جو شخص اِحرام پہن لیتا ہے اُسے مُحْرِم کہتے ہیں۔ اِحرام مقررہ مقامات پر پہنا جاتا ہے۔ ان مقامات میں سے ہر مقام کو میقات کہتے ہیں۔ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحُلَیْفَہ، اہلِ نجد کا قَرْنُ المَنَازِل، اہلِ شام کا جُحْفَہ اور اہلِ یمن کا میقات یَلَمْلَم ہے۔[1]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقّت لاھل المدینۃ ذاالحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مہل اھل مکۃ للحج والعمرۃ جزء ۲ ص ۱۶۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اول ص ۳۸۳)

اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق [۱] اور اہلِ مصر کا میقات جُحفَہ ہے [۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہل اہل العراق من ذات عرق (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اول ص۳۸۵) وقد ثبت الجزم برفع الحدیث فی روایۃ البیہقی ۵/۲۷ وسندہ صحیح۔ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص۴۷ وروی الطحاوی ۱/۳۶۰ بسند صحیح عن ابن عمر (حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص۴۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل العراق ذات عرق (ابوداؤد عن عائشۃ رض ۱/۲۵۰ سکت عنہ ابوداؤد والمنذری ورواتہ ثقات۔ نیل الاوطار ۴/۲۵۲)

[۲] عن عائشۃ الصدیقۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت .... لاھل الشام ومصر الجحفۃ (سنن نسائی کتاب الحج باب میقات اھل مصر ۲/۳۔ سندہ صحیح۔ الحواشی الجدیدۃ ترجمہ حمید۔ حاشیۃ النسائی جزء ۲ ص۷)

جو لوگ اِن میقاتوں اور مکّہ معظّمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنی ہی بستی سے احرام پہن لیں، مکّہ معظّمہ کے رہنے والے مکّہ معظّمہ ہی سے اِحرام باندھیں، اور جو لوگ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کے رہنے والے ہوں وہ اُس میقات سے اِحرام باندھیں جو اُن کے راستہ میں آئے[1]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن فمن اھلہ حتی ان اھل مکۃ یھلون فیھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل من کان دون المواقیت جزء ۲ صـ۱۶۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صـ۳۸۳)

میقات پر پہنچنے کے بعد سَر کو خِطمی[للع] وغیرہ سے دھوئے اور

سَر میں کچھ تیل ڈالے[۱]

پھر نہائے[۲]

[للع] خِطمی ایک قسم کا گلابی پھولوں والا پودا ہے جو دَلدل والے مقامات پر اُگتا ہے۔

[۱] عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم غسل رأسہ بخطمی وأشنان ودھنہ بشیء من زیت غیر کثیر (رواہ البزار وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۳ ص۲۱۷)

[۲] عن ابن عمر رض قال من السنۃ ان یغتسل الرجل اذا اراد ان یحرم (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ المستدرک جزء اوّل ص۴۴۷)

اگر بدن پر ایسی خوشبو لگی ہوئی ہو جس میں زعفران شامل ہو تو اُسے تین مرتبہ دھو ڈالے [1]

---

[1] ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلع عنک الجبۃ واغسل اثر الخلوق عنک (وفی روایۃ فاغسلہ ثلاث مرات) [صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۷ وباب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جزء ۳ ص ۶ و ۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص ۳۸۲ و ص ۳۸۳]

پھر بہترین خوشبو جو میسر ہو سر اور ڈاڑھی میں لگائے۔[1]

---

[1] عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم (وفی روایۃ لمسلم کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما اقدر علیہ قبل ان یحرم ثم یحرم) وفی روایۃ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب عند الاحرام جزء ۲ ص ۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۳۸۷ و ص ۳۸۸ واللفظ للبخاری) عن عائشۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب بأطیب ما یجد ثم أری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اول ص ۳۸۹)

پھر مرد کو چاہیئے کہ ایسی دو چادریں لے جن میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ پھر وہ ان دو چادروں کا احرام باندھ لے یعنی ایک چادر اوڑھ لے اور ایک چادر کا تہ بند باندھ لے [1]

---

[1] انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ بعد ما ترجل وادھن ولبس ازارہٗ ورداءہٗ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹) ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ صوف متضمخ بطیب) (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ وعلیھا خلوق او قال اثر صفرۃ ..... فقال اخلع عنک جبتک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جزء ۳، ص ۲۰۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء ، اول ص ۳۸۲ و ص ۳۸۳)

جوتیاں پہن لے لیکن دو چادروں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ موزے پہنے[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم جزء ۲ ص۱۶۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اوّل ص۴۸۱)

عورت زیور اور ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے[1] لیکن چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے[2] مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی زعفران اور ورس[للعہ] میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتلبس بعد ذلك ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیاً او سراویل او قمیصاً او خفاً (ابو داؤد کتاب الحج باب ما یلبس المحرم ۱/۲۶۱ وسندہ صحیح۔ المستدرك ۱/۴۸۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ما ینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ ص ۱۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا شیئاً مسہ الزعفران ولا الورس (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ما ینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ ص ۱۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص ۳۸۱)

للعہ ورس زرد رنگ کی ایک گھاس ہے۔

حالتِ احرام میں اگر سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک یا رنگ دکھائی دے یا سر اور ڈاڑھی سے خوشبو کی مہک آتی رہے تو کوئی حرج نہیں [1]

---

[1] قالت عائشہؓ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الطیب عند الاحرام ۲/۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۸) قالت عائشہؓ ثم أری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلك (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۹) عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرما ینضح طیبا (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۹)

اِحرام باندھتے ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[1]

---

[1] ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استوت به علے البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم اهل بحج وعمرة وفي رواية فجعل يهلل ويسبح (صحيح بخاری كتاب المناسك باب التحميد..... قبل الاهلال جزء ۲ صـ۱۷۱ وباب نحر البدن قائمة جزء ۲ صـ۲۱۱)

پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے لَبَّیْكَ کہے[1]

یعنی یہ الفاظ کہے

لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْعُمْرَةِ[2]

(میں حاضر ہوں۔ اے اللہ، میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں)

یا

دو بار یہ الفاظ کہے :-

لَبَّیْكَ عُمْرَةً[3]

---

[1] ان ابن عمر كان اذا اتى ذا الحليفة امر براحلته فرحلت ثم صلى الغداة ثم ركب حتى اذا استوت به استقبل القبلة فاهل قال ثم يلبي .... فزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك (سنن بیہقی کتاب الحج باب استقبال القبلة عند الاهلال جزء ۵ ص۳۹ وسنده صحيح۔ مناسك الحج والعمرة للالبانی ص۱۴)

[2] قال جابر نحن نقول لبيك اللهم لبيك بالحج فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلناها عمرة (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من لبى بالحج وسماه جزء ۲ ص۱۰۶)

[3] عن انس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بهما جميعا لبيك عمرة وحجا لبيك عمرة وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اهلال النبي صلى الله عليه وسلم وهد جزء اول ص۴۰۶)

تلبیہ پھر بلند آواز سے مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے ۔

تلبیہ یہ ہے [1]

لَبَّیْکَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بیشک ہر قسم کی حمد اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

---

[1] قال ابن عمران تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک ..... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ جزء ۲ ص ۱۷۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزء اول ص ۳۷۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال آتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (ابوداؤد باب کیف التلبیۃ ۱/۲۵۹ والترمذی ۱/۲۵۹ وصححہ الترمذی والالبانی ۔ مناسک الحج للالبانی ص ۱۵)

کبھی کبھی یہ لبّیک بھی کہے [1]

لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ

(میں حاضر ہوں۔ اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں)

لبّیک پڑھنا اَدنی الحرم تک یعنی حرم کے قریب پہنچنے تک جاری رکھے، حرم کے قریب پہنچکر لبّیک پڑھنا بند کر دے [2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبّیك الٰہ الحق لبّیك (ابن ماجۃ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صـ۲۱۶ ۔ سندہ صحیح ۔ فتح الباری ۴/۱۵۳ وبلوغ ۱۱/۱۷۷)

[2] کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا دخل ادنی الحرم امسك عن التلبیۃ . . . . ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ صـ۱۷۷)

جب "ذی طوٰی" مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کرے اور ایک رات وہاں گذارے ، پھر صبح کو نمازِ فجر کے بعد غسل کرے۔[1]

---

[1] کان ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اذا دخل ادنی الحرم امسك عن التلبیۃ ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۱ وصحیح مسلم باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول ص ۵۲۹)

پھر اُسی دن[1]

بوقتِ صبح[2]

بلندی کی طرف سے یعنی بَطحاء میں داخل ہوکر ثنیۃ الوداع

اور کداء سے ہوتا ہوا مکّہ معظّمہ میں داخل ہو[3]

---

[1] ان ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح و یغتسل ثم یدخل مکۃ نہارًا و یذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول ص ۵۲۹)

[2] بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مکۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب دخول مکّۃ نہارًا او لیلاً جزء ۲ ص ۱۷۷) ثم یدخل مکۃ ضحیً (احمد، سندہ صحیح - بلوغ جزء ۱۲ ص ۳ و ص ۹۴)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء الی مکّۃ دخل من اعلاھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج جزء ۲ ص ۱۷۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا جزء اول ص ۵۲۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ من کداء من الثنیۃ العلیا بالبطحاء (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج من مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۸)

طوافِ کعبہ

مکہ معظمہ پہنچکر وضو کرے[۱] پھر حجرِ اسود کے پاس آئے[۲] اور

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے[۳]

---

[۱] ان اول شیء بدأ به حین قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه توضأ ثم طاف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول ص۵۲۲)

[۲] قال جابر حتی اذا اتینا البیت معه استلم الرکن (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱) عن ابی ہریرۃ قال فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ فاقبل الحجر فاستلمه (ابوداؤد کتاب الحج باب فی رفع الید اذا رای البیت جزء اول ص۲۶۵ وسنده صحیح)

[۳] قال ابن عمرؓ ثم یدخل مکۃ ضحیً فیأتی البیت فیستلم الحجر ویقول باسم اللہ واللہ اکبر (مسند امام احمد وسنده صحیح - بلوغ جزء ۱۲، ص۳ و ص۶۷)

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کو ہاتھ لگائے، پھر ہاتھ کو بوسہ دے[1]

اگر ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوئے[2] اور چھڑی کا بوسہ لے[3]

---

[1] عن ابن عمر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہ ویقبّلہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقبیل الحجر جزء ۲ ص۱۸۶) قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبّل یدہٗ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول ص۵۳۲)

[2] عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن (صحیح بخاری کتاب المناسك باب استلام الرکن بالمحجن جزء ۲ ص۱۸۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص۵۲۳)

[3] عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبّل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص۵۲۳)

اگر حجرِ اسود کو چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے[1]

پھر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے (اسے اِضطِباع کہتے ہیں) داہنا کندھا کھُلا رہے اور بایاں کندھا ڈھکا رہے[2]

---

[1] طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیء کان عندہٗ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص ۱۸۶)

[2] عن یعلی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعًا وعَلیہ برد (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعًا بسندہ صحیح۔ جزء اول ص ۲۶۷)

پھر کعبہ کا طواف کرے۔ طواف داہنی طرف سے شروع کرے، طواف کے وقت کعبہ بائیں طرف ہو۔ حجرِ اسود سے رُکنِ یمانی تک دَوڑ کر اور اکڑ کر چلے (اِسے رَمَل کہتے ہیں) رُکنِ یمانی پر پہنچکر اُسے ہاتھ لگائے[1]

---

[1] عن جابر رض لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضیٰ علیٰ یمینہ (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء کیف الطواف وسندہ صحیح۔ جزء اول صـ ٢٦٦) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذ قدم مکۃ جزء ۲ صـ ١٨٦ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صـ ٥٣٠) قال ابن عمر رض ما ترکت استلام ھذین الرکنین فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الرمل فی الحج والعمرۃ جزء ۲ صـ ١٨٥ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین جزء اول صـ ٥٣٢)

پھر معمولی چال سے حجرِ اسود کی طرف روانہ ہو۔[1]
رُکن، یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھے۔[2]

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

{اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا}

---

[1] امرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملو ثلاثۃ اشواط ویمشو ما بین الرکنین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء جزء ۵ صـ ۱۸۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صـ ۵۳۱ واللفظ لمسلم)

[2] عن عبداللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بین الرکن الیمانی والحجر ربنا اٰتنا فی الدنیا ..... الخ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ صـ ۶۷)

پھر حجرِ اسود پر پہنچکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اُس کا بوسہ لے[1] یا ہاتھ لگاکر ہاتھ کا بوسہ لے یا چھڑی لگاکر چھڑی کا بوسہ لے[2] یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے[3]

---

[1] کلما اتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الی الرکن اشار الیہ لشیءٍ کان عندہٗ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص ۱۸۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود فی کل طوفۃ (ابوداؤد کتاب الحج باب استلام الارکان جزء اول ص ۲۶۵ وسندہ حسن وروی نحوہ ابن خزیمۃ وسندہ حسن ۴/۲۱۶)

[2] قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہٗ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول ص ۵۳۲) عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص ۵۱۳)

[3] عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ لشیءٍ کان عندہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص ۱۸۶)

پھر دو چکر اور اسی طرح لگائے۔ یعنی پہلے تین چکروں میں رَمَل کرے۔

پھر چار چکر معمولی چال سے لگائے[1] باقی تمام افعال ہر چکر میں اُسی طرح کرے جس طرح پہلے چکر میں کئے تھے، البتہ ان چار چکروں میں سیدھا کندھا بھی ڈھانک لے۔ سیدھا کندھا کھولنا صرف رَمَل کے ساتھ مخصوص ہے[2]۔

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص ۱۸۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول مایقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص ۱۸۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳ واللفظ للبخاری)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت وجعلوا اردیتھم تحت آباطھم قد قذفوھا علی عواتقھم الیسری (ابوداؤد کتاب الحج باب الاضطباع فی الطواف جزء اول ص ۲۶۶ ۔ ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۵/۲۲ سندہ صحیح)

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو مقامِ ابراہیمؑ پر آئے

اور یہ پڑھے :۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ
مُصَلًّى[1]

{ اور مقامِ ابراہیمؑ کو مصلّٰی بناؤ }

پھر مقامِ ابراہیمؑ کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کر لے۔[2]

پھر دو رکعت نماز پڑھے[3]

---

[1] ثم نفذ الی مقام ابراہیم علیہ السلام فقرأ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱)

[2] فجعل المقام بینہ وبین البیت (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱)

[3] عن ابن عمرؓ قال ثم سجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص۵۳)

اِن رکعتوں میں سُورۂ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور سُورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجرِ اسود کا بوسہ لے (یا ہاتھ یا چھڑی اُس کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کا بوسہ لے یا کسی چیز سے اُس کی طرف اشارہ کرے) [1]

پھر چاہِ زمزم پر جائے۔ زمزم کا پانی پیئے اور کچھ پانی اپنے سر پر ڈالے [2]

---

[1] کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یاایھا الکفرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۱۵) ثم صلی رکعتین قرأ فیھما قل یاایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد (سنن بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ ص۹۱ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۴۲)

[2] ثم ذھب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الی زمزم فشرب منھا وصب علی رأسہ (مسند احمد۔ سندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۴۳)

صَفا و مَروہ کی سعی

پھر بابِ صَفا سے نکل کر کوہِ صفا کی طرف جائے[1]

جب کوہِ صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے :۔

إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

{بے شک صَفا اور مَروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں}

پھر یہ کہے :۔

آبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ

{مَیں اُسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے}

پھر صَفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگے، پھر کعبہ کی طرف مُنہ کرے[2]

---

[1] ثم خرج من الباب الی الصفا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[2] فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ، ابدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

پھر دونوں ہاتھ اُٹھائے۔[1]

پھر اللہ کی توحید بیان کرے، یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وغیرہ پڑھے، پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

---

[1] ثم اتى الصفا فعلاه حيث ينظر الى البيت فرفع يديه فجعل يذكر الله عز وجل ما شاء ان يذكره ويدعوه (ابوداؤد کتاب الحج باب رفع الیدین اذا رأى البيت جزء اول ص۲۶۵ وسندہ صحیح)

{نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اُس کا کوئی شریک نہیں
بادشاہت اُسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اُسی کے لئے ہے اور
وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کشا سوائے اللہ اکیلے
کے۔ اُس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام
لشکروں کو اُس نے اکیلے ہی شکست دی}

پھر دُعا کرے۔ دُعا کے بعد پھر ان ہی کلمات کو پڑھ کر دُعا کرے۔ تیسری مرتبہ پھر ان کلمات حمد و توحید کو پڑھے اور دُعا کرے[1]

---

[1] فوحّد اللہ وکبّرہ وقال لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ ...... الخ ثم دعا بین ذلک قال مثل ھذا ثلاث مرات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

پھر صَفا سے اُترے اور مَروَہ کی طرف چلے۔ جب وادی کے بطن میں پہنچے تو دَوڑے[1] جب بطنِ وادی گذر جائے تو دَوڑنا بند کر دے۔ بطنِ وادی کے علاوہ باقی راستہ میں کبھی آہستہ آہستہ چلے اور کبھی تیزی سے چلے[2] [3]

---

[1] ثم نزل الی المروۃ حتی اذا انصبّت قدماہ فی بطن الوادی سعی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱) عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروۃ (صحیح بخاری کتاب کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷)

[2] قال ابن عمر لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء بین الصفا والمروۃ۔ صحیح الترمذی۔ جزء اول ص۲۶۸)

[3] صفا و مَروہ کے درمیان سعی کرتے وقت کسی دُعاء کا پڑھنا مرفوعًا ثابت نہیں البتہ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عبد اللہ مسعودؓ سے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ پڑھنا مروی ہے (رواھما ابن ابی شیبۃ باسنادین صحیحین وروی الطبرانی مرفوعًا بسند ضعیف۔ مناسک الحج للالبانی ص۲۶)

جب مَروَہ پر چڑھے تو آہستہ آہستہ چڑھے۔ جب مَروَہ کی چوٹی پر پہنچ جائے تو بالکل اُسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا۔ یہ ایک چکر ہوا۔ اس کے بعد اسی طریقہ سے مروہ[۲] سے صفا جائے۔ یہ دوسرا چکر ہوا۔ پھر اسی طرح صفا[۳] سے مروہ، پھر مروہ[۴] سے صفا، پھر صفا[۵] سے مروہ، پھر مروہ[۶] سے صفا، پھر صفا سے مروہ جائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہو[1]

ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر اُسی طرح حمد و توحید بیان کرے اور دعاء کرے جس طرح ابتداء میں صفا پر کی تھی[2]

---

[1] حتی اذا صعدتا (قدماہ) مشی حتی اتی المروة ففعل علی المروة کما فعل علی الصفا حتی اذا کان آخر طوافہ علی المروة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۱۱۵) فطاف بین الصفا والمروة سعیًا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروة جزء ۲ ص۱۹۵)

[2] فیکبر سبع مرارًا ثلاثًا یکبر ثم یقول لا الٰہ الا اللہ..... الخ (مسند امام احمد بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص۵ وسندہ صحیح)

بال مُنڈوانا یا کتروانا

پھر سر کے بال مُنڈوا دے۔ یا کتروا دے۔ پھر احرام اُتار دے[۱]

---

[۱] عن جابر رض امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یجعلوہ عمرۃ ویطوفوا ثم یقصروا ویحلوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ ص ۱۹۶) عن ابن عباس رض لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم یحلوا ویحلقوا ویقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ ص ۲۱۴) عن ابن عمر قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل (صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب الدم علی المتمتع جزء اول ص ۵۱۸)

عورتیں بال نہ منڈوائیں بلکہ تھوڑے سے بال کتروا دیں۔[1]
احرام اتارنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔[2]

---

[1] عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص ۲۷۹۔ سندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۶)

[2] قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال حل کلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ وقصروا ثم اقیموا حلالاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۷۶)

حج

۷، ذوالحجہ کو امیر خطبہ دے اور مناسکِ حج کی تعلیم دے۔[1]

میقات حج تمتع کرنے والوں کے لئے مکہ معظمہ ہی میقات ہے۔ یہ لوگ مکہ معظمہ ہی میں حج کا احرام باندھیں[2]

---

[1] اذا كان قبل التروية بيوم خطب الناس فاخبرهم بمناسكه (رواه الحاكم وسنده صحيح، جزء اول ص۴۶۱)

[2] عن جابر رضـ امرنا النبي صلى الله عليه وسلم لما أحللنا ان نحرم اذا توجهنا الى منى قال فأهللنا من الأبطح (صحيح مسلم كتاب الحج باب بيان وجوه الاحرام جزء اول ص۵۰۸)

احرام حج کے لئے احرام کے تمام مسائل وہی ہیں جو عمرہ کے عنوان کے تحت بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۸، ذی الحجہ (یوم ترویہ)

۸، ذی الحجہ کو[1] زوال کے بعد حج کا احرام باندھے[2]۔

---

[1] عن جابرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان یوم الترویۃ فأھلوا بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۷۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۳۹۰) فلما کان یوم الترویہ ورُحنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول ص ۵۲۶)

[2] امرنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عشیۃ الترویۃ ان نھل بالحج (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب قول اللہ تعالیٰ ذٰلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزء ۲ ص ۱۷۶ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً۔ فتح الباری۔ سندہ صحیح) ثم اھللنا من العشی بالحج (صحیح مسلم باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول ص ۵۲۳)

پھر اِس طرح کہے :۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ [1]

{مَیں حاضر ہوں۔ اے اللہ مَیں حج کے لئے حاضر ہوں}

یا دو مرتبہ یہ کہے :۔

لَبَّیْکَ حَجًّا [2]

پھر یہ کہے :۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَجَّۃٌ لَا رِیَآءَ فِیْھَا وَلَا سُمْعَۃَ [3]

(اے اللہ یہ حج ہے جس میں نہ ریا کاری ہے اور نہ نام و نمود)

---

[1] عن جابر قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیک اللّٰھم لبیک بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبّٰی بالحج وسماہ جزء ٢ ص١٧٦)

[2] عن انس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا، لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول ص٥٢٦)

[3] رواہ الضیآء بسند صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی ص١٥

پھر تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کو روانہ ہو جائے[1]۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں :-

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بے شک ہر قسم کی تعریف اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

---

[1] عن ابی سعید فلما کان یوم الترویۃ ورحنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول ص۵۲۶) عن عائشۃ رض ثم اھلوا حین راحوا (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۳)

[2] قال ابن عمران تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک ..... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ جزء ۲ ص۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزء اول ص۳۸۵)

کبھی کبھی یہ لبیک بھی پڑھے :۔

لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ[1]

{میں حاضر ہوں، اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں}

دورانِ حج لبیک کے ساتھ کبھی کبھی **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ** اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** بھی پڑھتا رہے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبیک الٰہ الحق لبیک (ابن ماجہ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صفحہ ۲۱۶ - سندہ صحیح۔ فتح الباری ۳/۱۵۲ وبلوغ ۱۱/۱۷۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمیٰ جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صفحہ ۱۸۳)

تلبیہ (یعنی لبّیک) بلند آواز سے پڑھتا ہوا جائے [1] منیٰ پہنچکر ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز بھی وہیں ادا کرے [2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان آمر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (رواہ الترمذی جزء اول ص۲۵۹ وصححہ ھو والالبانی۔ مناسک الحج للالبانی ص۱۵)

[2] عن عبد العزیز سألت انسؓ قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظھر والعصر یوم الترویۃ قال بمنیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب این یصلی الظھر یوم الترویۃ جزء ۲ ص۱۹۷)

ظہر اور عصر کی نماز دو۲ دو۲ رکعت ادا کی جائے[1] جب تک منیٰ میں رہے لبیک پڑھتا رہے اور لبیک کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی پڑھتا رہے[2]

---

[1] عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوٰة بمنی جزء ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰة باب قصر الصلوٰة بمنی جزء اول ص ۲۸۰)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترك التلبیة حتی رمی جمرة العقبة الا ان یخلطها بتکبیر او تهلیل (مسند احمد۔ سنده صحیح۔ بلوغ $\frac{۱۱}{۱۸۳}$)

۹ر ذی الحجہ (عَرَفَہ)

شبِ عرفہ مغرب اور عشاء کی نمازیں منٰی ہی میں ادا کی جائیں[1] عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی جائے[2]

یومِ عرفہ ۹ر ذی الحجہ کو فجر کی نماز بھی منٰی میں ادا کرے، پھر طلوعِ آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے[3]

---

[1] فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۱)

[2] عن ابن عمر صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوٰة بمنى جزء ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰة باب قصر الصلوٰة بمنى جزء اول ص ۱۸۱)

[3] فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس ..... فسار (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۱)

راستہ میں بلند آواز سے لبیک یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا رہے[1]

یا لبیک کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا رہے۔

① عرفات پہنچکر وہاں کسی بھی مقام پر قیام کرے[3]۔

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انسا وھما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابن عمر قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ٢ ص ١٩٨ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اول ص ٥٣٢)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترك التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح ۔ بلوغ ١٨٢/١١)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول ص ٥١٣)

اس قیام کے دوران "لَبَّیْكَ" یا "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھتا رہے[1]

یا لَبَّیْكَ کے ساتھ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" یا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھتا رہے[2]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک ... کیف کنتم تصنعون فی ہذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیة والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفة جزء ۲ ص ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیة والتکبیر فی الذہاب من منی الی عرفات جزء اول ص ۵۳۶)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیة حتی رمی جمرة العقبة الا ان یخلطہا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد سندہ صحیح - بلوغ $\frac{۱۱}{۱۸۴}$)

③ پھر زوال کے بعد اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو کر امیرِ حج کا خطبہ سُنے[1] امیر کو چاہیئے کہ بطنِ وادی میں خطبہ دے[2] خطبہ مختصر دے اور وقوف عرفات میں جلدی کرے (یعنی وقوف کے لئے جلد فارغ ہو جائے)[3]

---

[1] عن سالم قال جاء ابن عمر رضی اللہ عنہ وانا معہ یوم عرفۃ حین زالت الشمس فصاح عند سرادق الحجاج فخرج وعلیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال مالک یا ابا عبدالرحمٰن فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ قال ھذہ الساعۃ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ ص ۱۹۸) حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت له (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۱)

[2] فاتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) بطن الوادی فخطب الناس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۱)

[3] قال سالم للحجاج ان کنت ترید السنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف ..... قال ابن عمر صدق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ ص ۱۹۸)

خطبہ کے بعد عرفات ہی میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کرے۔ یہ نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی جائیں اور درمیان میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے[1]۔

(۳) پھر عرفات ہی میں کسی بھی جگہ قبلہ رُو ہو کر وقوف کرے۔ یہ وقوف غروبِ آفتاب تک جاری رہے[2]۔

---

[1] ثم اذن ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینہما شیئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲)

[2] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی الموقف ..... واستقبل القبلۃ فلم یزل واقفاً حتی غربت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا وعرفۃ کلہا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلہا موقف جزء اول ص ۵۱۳)

اس وقوف میں لبیک یا اَللہ اَکبَر کہتا رہے[1] یا لبیک کے ساتھ اَللہُ اَکبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھتا رہے[2]

اس وقوف میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے[3]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس .... کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل منا المھل فلا ینکر علیہ ویکبر من المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ ص۱۹۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اول ص۵۲۳)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ ص۱۹۲)

[3] عن اسامۃ کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو (نسائی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفۃ۔ سندہ صحیح۔ نیل ۵/۵۲)

۱۰ر ذی الحجہ (یَومُ النَّحْر)

شبِ یومُ النَّحْر جب شفق کی زردی کچھ کم ہوجائے تو اَستَغفِرُ اللہَ پڑھتا ہوا عرفات سے مُزدَلِفہ کی طرف روانہ ہوجائے [1]

راستہ میں لبّیک پڑھتا رہے [2]

---

[1] فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذہبت الصفرة قلیلا حتی غاب القرص واردف اسامة خلفه ودفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... حتی اتی المزدلفة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲)
قال اللہ تبارک وتعالے ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ
(البقرة - ۱۹۹)

[2] عن ابن عباس ان اسامة کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة الی مزدلفة ثم اردف الفضل من المزدلفة الی منی قال فکلاہما قالا لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرة العقبة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة غداة النحر جزء ۲ ص ۲۰۴)

مزدلفہ پہنچکر اذان دی جائے، پھر اقامت کہی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے[1]

---

[1] حتی اتی المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲) عن ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع لیس بینہما سجدۃ وصلی المغرب ثلاث رکعات (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول ص ۵۳۹)

پھر کچھ وقفہ کے بعد اقامت کہی جائے[1] اور عشاء کی نماز دو رکعت ادا کی جائے[2]

مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھے[3] نہ عشاء کے بعد کوئی نماز پڑھے[4]

---

[1] عن اسامۃ فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہٗ فی منزلہ ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الجمع بین الصلاتین بالمزدلفۃ جزء ۲ ص ۲۰۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول ص ۵۳۸)

[2] عن ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع ..... صلی العشاء رکعتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول ص ۵۳۹)

[3] قال جابر ولم یسبح بینہما شیئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۳)

[4] عن ابن عمر قال ولم یسبح بینہما ولا علٰی اثر کل واحدۃ منہما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من جمع بینہما ولم یتطوع جزء ۲ ص ۲۰۱)

پھر طلوعِ فجر تک لیٹا رہے[1]

یَومُ النَّحر

① جب صبح (صادِق) ظاہر ہو جائے تو کافی اندھیرے میں اذان اور اقامت کے بعد نمازِ فجر پڑھے[2]

② نمازِ فجر کے بعد مَشعَرِ حَرَام جائے اور وہاں وقوف کرے[3] یا مزدلفہ میں کہیں بھی وقوف کرے[4]

---

[1] ولم یسبح بینھما شیئا ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلع الفجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ۵۱۲)

[2] وصلی الفجر حین تبین لہ الصبح باذان واقامۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ۵۱۲) وصلی الفجر یومئذ قبل وقتھا بغلس (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب زیادۃ التغلیس بصلاۃ الصبح یوم النحر جزء اول صـ۵۴)

[3] حتی اتی المشعر الحرام (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ۵۱۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا وجمع کلھا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج یاب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول صـ۵۱۳)

اس وقوف میں قبلہ رُو ہو کر دُعا، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے)، تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے)، توحید (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)[1] اور تحمید (یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف) میں مصروف رہے[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰىكُمْ (البقرۃ۔ ۱۹۸) فاستقبل القبلۃ ودعاہ وکبرہٗ وھللہٗ ووحّدہٗ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

[2] فاستقبل القبلۃ فحمّد اللہ وکبرہٗ وھللہٗ ووحّدہٗ (ابوداوٗد کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲۶۱ وسندہٗ صحیح)

امام کو چاہیئے کہ قُزَح نامی پہاڑ کے قریب وقوف کرے۔[1] پھر خوب روشنی ہو جانے کے بعد، طلوعِ آفتاب سے پہلے جَمْرۂ عَقَبَہ روانہ ہو جائے[2]

---

[1] عن علی قال فلما اصبح اتی قزح ووقف علیه وقال ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء ان عرفة کلھا موقف صحیح الترمذی جزء اول ص۲۷۴ وص۲۷۵)

[2] فلم یزل واقفاً حتی اسفر جدًّا فدفع قبل ان تطلع الشمس ... حتی اتی الجمرة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیه وسلم جزء اول ص۵۱۲)

③ یوم النحر کا تیسرا کام جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنا ہے۔ جمرۂ عَقَبَہ کو جاتے وقت راستہ میں مسلسل لَبَّیْكَ کہتا رہے[1] کبھی کبھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی کہے[2]

---

[1] اخبر الفضل انہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر جزء ۲ صفحہ ۲۰۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اردف الفضل من جمع ..... قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول صفحہ ۵۳۶)

[2] فما ترک التلبیۃ حتی رمی الجمرۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تہلیل (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول صفحہ ۴۶۲ ورواہ احمد۔ بلوغ جزء ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

راستہ میں جب وادی مُحَسِّر سے گذرے تو وہاں سے کنکریاں چُن لے[1] (اگر ۱۳ر ذی الحجہ کو بھی منٰی میں ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد ستّر ہوگی اور اگر ۱۳ر ذی الحجہ کو منٰی میں نہ ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد اُنچاس ۴۹ ہوگی[2])

---

[1] حتی دخل محسراً قال علیکم بحصی الخذف (صحیح مسلم عن فضل بن عباسؓ کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول ص ٥٢٦ وفی روایۃ اذا دخل منی فهبط حین هبط محسراً قال علیکم بحصی الخذف (نسائی کتاب مناسک الحج باب من این یلقط الحصی جزء ٢ ص ٤٥ وسندہ صحیح)

[2] حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماها بسبع حصیات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ٥١٢) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی الجمرۃ التی تلی مسجد منی یرمیها بسبع حصیات.... ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیها بسبع حصیات.... ثم یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیها بسبع حصیات (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین جزء ٢ ص ٢١٩ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ٢/٣٣٢)

کنکریاں اتنی بڑی ہوں کہ چُٹکی سے ماری جائیں [1]
کنکریاں چُننے کے بعد بطنِ محسّر سے تیزی سے گذر جائے۔ [2]
پھر بیچ کے راستہ سے ہوتا ہوا جمرۂ عقبہ پہنچ جائے۔ [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ (صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول ص٥٣٦)

[2] حتی اتی لبطن محسّر فحرک قلیلا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص٥١٢) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر (رواہ النسائی عن جابر کتاب مناسک الحج باب الایضاع فی وادی محسر جزء ۲ ص٣٩ و سندہ صحیح)

[3] ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص٥١٢)

جمرۂ عقبہ پہنچکر بطنِ وادی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ مِنٰی داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔ اسی حالت میں چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[1]

---

[1] رمی عبداللہ من بطن الوادی ..... فقال والذی لآ الہ غیرہ ھذا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ جعل البیت عن یسارہ ومنیٰ عن یمینہ ورمی بسبع وفی روایۃ فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب رمی الجمار من بطن الوادی جزء ۲ ص۲۱۷ وباب رمی الجمار بسبع حصیات وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء ۲ ص۲۱۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب رمی الجمرۃ العقبۃ من بطن الوادی جزء اول ص۴۲۳) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحیٰ (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۴۲۴)

آخری کنکری مارنے کے بعد لَبَّیْكَ کہنا بند کر دے۔[1]

---

[1] عن الفضل لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة الحقبة (صحيح بخاری كتاب المناسك باب التلبية والتكبير غداة النحر جزء ۲ ص ۲۰۲ وصحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبية جزء اول ص ۵۳۶) وفي رواية قطع التلبية مع آخرها حصاة (صحيح ابن خزيمة كتاب الحج باب قطع التلبية اذا رمى الحاج جمرة العقبة۔ سنده صحيح جزء ۴ ص ۲۸۲)

④ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد یَوْمُ النَّحر کا چوتھا کام خطبہ ہے۔ جمرات کے درمیان امام خطبہ دے اور باقی لوگ خطبہ سُنیں[1]

⑤ خطبہ کے بعد اس دن کا پانچواں کام قربانی کرنا ہے۔ لہٰذا خطبہ ختم ہونے کے بعد منیٰ جائے اور قربانی کرے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس یوم النحر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الخطبة ایام منیٰ جزء ۲ ص ۲۱۵) عن ام الحصین قالت رأیتہ حین رمی الجمرة العقبة وانصرف .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً کثیراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرة العقبة یوم النحر راکبا جزء اول ص ۴۲۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات (ابوداؤد کتاب الحج باب یوم الحج الاکبر جزء اول ص ۲۷۵ وسندہ صحیح مناسك الحج والعمرة للالبانی ص ۳۷)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منیٰ فاتی الجمرة فرماھا ثم اتی منزلہ بمنیٰ و نحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی ثم ینحر جزء اول ص ۴۲۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحرت ھھنا ومنیٰ کلھا منحر فانحروا فی رحالکم (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفة کلھا موقف جزء اول ص ۳۹۳)

قربانی کے جانور کی کھال، جھول وغیرہ سب خیرات کر دے[1]

اگر قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو قربانی کے بدلے دس۱۰ روزے رکھے۔ تین۳ روزے وہیں ایامِ حج میں رکھے اور اور سات روزے گھر پہنچکر رکھے۔[2]

---

[1] عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وان یقسم بدنہ کلہا لحومہا وجلودہا وجلالہا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الہدی جزء ۲ ص۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الہدی جزء اول ص۴۲۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (البقرۃ ۱۹۶

⑥ یومُ النَّحر کا چھٹا کام بال مُنڈوانا یا کتروانا ہے۔ قربانی کے بعد سر کے بال مُنڈوا دے یا کتروا دے، مُنڈوانا افضل ہے[1] پہلے سیدھی طرف کے بال منڈوائے یا کتروائے پھر اُلٹی طرف کے۔ عورتیں بال کتروائیں۔ منڈوائیں نہیں[2]

---

[1] ثم اتی منزلہ بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر (صحیح مسلم کتاب الحج باب ان السنۃ یوم النحران یرمی ثم ینحر ثم یحلق جزء اول ص ۵۲۵) حلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ ص ۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالھا ثلاثا قال وللمقصرین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ ص ۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تفضیل الحلق علی التقصیر جزء اول ص ۵۲۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص ۲۷۹ ۔ سندہ حسن ۔ نیل ۵/۹۰)

ناخن بھی کترے [1]

پھر احرام اتار دے، جسم سے میل کچیل دور کرے، نہائے اور حسب معمول کپڑے پہن لے [2]

---

[1] وقلم اظفاره (رواه الحاکم فی کتاب الحج باب خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سنده صحیح۔ المستدرک جزء اول ص۴۶۵)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ (الحج - ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا احل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد رأسه عند الاحرام وحلق جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ان القارن لایتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اول ص۵۱۹)

پھر قربانی کا گوشت پکائیے۔ اگر کئی قربانیاں کی ہوں تو ہر ایک میں سے کچھ گوشت لے کر اکٹھا پکائیے، پھر اس میں سے کچھ کھائیے اور شوربا پیئے[1]

---

[1] فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بیدہ ثم اعطی علیا فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۳)

قربانی کا گوشت خود بھی کھائے، مساکین کو بھی کھلائے اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر لے[1]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ (الحج - ۲۸) قال تبارک وتعالےٰ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (الحج - ۳۶) عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہٗ ..... ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا وفی روایۃ لمسلم فی المساکین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ ص ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اول ص ۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وتزودوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مایاکل من البدن جزء اول ص ۲۱۱)

⑦ یوم النّحر کا ساتواں کام طوافِ افاضہ ہے۔ احرام اُتارنے کے بعد خوشبو لگائے اور مکّہ معظّمہ جاکر کعبہ کا طواف کرے۔[1]

طواف اُسی طریقہ سے کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کیا تھا۔ البتّہ اس طواف میں رَمَل نہ کرے۔ یعنی اکڑ کر نہ چلے۔[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (الحج - ۲۹) قالت عائشۃ طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیّ ھاتین حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب بعد رمی الجمار جزء ۲ ص ۲۲۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اول ص ۳۸۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول ص ۴۲۵)

[2] عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل من السبع الذی افاض فیہ (ابوداؤد، کتاب الحج باب الافاضۃ فی الحج جزء اول ص ۲۸۱ وسندہ صحیح۔ صحیح ابن حزیمۃ $\frac{۴}{۳۰۵}$ والمستدرک جزء اول ص ۴۷۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعیٰ ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ ص ۱۸۷)

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر ۲دو رکعت نماز پڑھے۔[1]

⑧ یوم النّحر کا آٹھواں کام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ طوافِ کعبہ کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان اسی طریقہ سے سعی کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کی تھی[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لام سلمۃ اذا اقیمت صلاۃ الصبح فطوفی علی بعیرك والناس یصلون ففعلت ذلك فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من صلی رکعتی الطواف خارجا من المسجد جزء ۲ ص ۱۸۹) قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ ص ۱۹۰)

[2] عن عائشۃ رضؓ قالت فطاف الذین کانوا اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا واحدا بعد ان رجعوا من منی (صحیح بخاری کتاب المناسك باب کیف تھل الحائض جزء ۲ ص ۱۷۲) عن ابن عباس فاذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ (رواہ البخاری تعلیقا فی باب قول اللہ تعالٰی :- ذلك لمن لم یکن حاضری المسجد الحرام جزء ۲ ص ۱۷۴ ووصلہ الاسماعیلی (فتح الباری)

⑨ یوم النحر کا نواں کام : پھر امام کو چاہیئے کہ ظہر کی نماز پڑھلائے۔ نماز کے بعد ہر شخص کو چاہیئے کہ چاہِ زمزم پر جائے اور آبِ زمزم پیئے[۱] اور خوب سیر ہو کر پیئے[۲] پھر کچھ دیر قیلولہ[ع] کرے[۳]

---

[۱] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظہر فاتی بنی عبد المطلب یسقون علی زمزم ..... فشرب منہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ۵۱۳)

[۲] عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انھم لا یتضلعون من زمزم (ابن ماجۃ ابواب المناسك باب الشرب من زمزم وسندہ صحیح۔ ابن ماجۃ مع شرح للسندی جزء ۲ صـ۲۵)

[۳] عن ابن عمر انہ طاف طوافا واحدا ثم یقیل ثم یاتی منی یعنی یوم النحر ورفعہ عبد الرزاق (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الزیارۃ یوم النحر جزء ۲ صـ۲۱۴ و وصل الحدیث المرفوع عن عبد الرزاق ابن خزیمۃ والاسماعیلی۔ فتح الباری $\frac{۴}{۳۱۶}$۔ سندہ صحیح)

[ع] قیلولہ کے معنی دوپہر کو سونا۔

⑩ یوم النّحر کا دسواں کام: پھر منیٰ واپس چلا جائے۔ امام کو چاہیئے کہ منیٰ پہنچکر پھر نمازِ ظہر پڑھائے[1] (جن لوگوں نے مکّہ معظمہ میں ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ منیٰ میں نمازِ ظہر ادا کریں)

⑪ اب منیٰ میں قیام کرے اور اس قیام کے دوران کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظھر بمنی (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول ص۴۲۰)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا (البقرۃ ـ ۲۰۰)

۱۱ ذی الحجہ

۱۱ ذی الحجہ کی رات اور دن منٰی میں گذارے[1] اور چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے[2]۔

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے[3]۔

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے[4]۔

---

[1] ان العباس استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منٰی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اہل السقایۃ اوغیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ ص۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص۵۴۹)

[2] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ ص۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول ص۲۸)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ :۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ (البقرۃ ۔ ۲۰۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ :۔ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ (الحج ۔ ۲۸)

۱۱ر تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمروں پر کنکریاں مارے[1]

پہلے جمرۂ دنیا پر جائے اور اُس پر سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر آگے بڑھے اور ہموار زمین پر قبلہ کی طرف مُنہ کرکے دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے[2]

---

[1] رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی اما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۴۲۰)

[2] عن ابن عمر انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیہ .... فیقول ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم جزء ۲ ص۲۱۸)

پھر جمرۂ وسطیٰ پر جائے اور اس پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر بائیں طرف ہموار زمین پر جو وادی کے قریب ہے جائے اور قبلہ کی طرف مُنہ کر کے طویل قیام کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے[1]

---

[1] عن ابن عمر ..... ثم یرمی الوسطیٰ (وفی روایة فیرمیها بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاة) ثم یأخذ ذات الشمال فیستهل ویقوم مستقبل القبلة فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ..... فیقول هکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم وباب الدعاء عند الجمرتین جزو ۲ ص۲۱۹)

پھر بطنِ وادی میں جاکر جمرۃ العقبہ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ کعبہ بائیں جانب ہو اور منیٰ داہنی جانب، پھر اس جمرہ پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے [1]

---

[1] عن عبدالرحمن انه حج مع ابن مسعود فراٰه يرمى الجمرة الكبرٰى بسبع حصيات فجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه (وفى رواية فاستبطن الوادى.... فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال من ههنا والذى لآ اله غيره قام الذى انزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم) {صحيح بخارى كتاب المناسك باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره وباب يكبر مع كل حصاة جزء۲ صـ۲۱۸}

اس جمرہ پر وقوف نہ کرے بلکہ فوراً واپس چلا آئے[1]

---

[1] عن ابن عمر یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ثم ینصرف ولا یقف عندھا (وفی روایۃ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندھا) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین وباب اذا رمی الجمرتین جزء ۲ صفحہ ۲۱۹ }

۱۲ر ذی الحجہ

۱۲ر تاریخ کی رات منیٰ میں گذارے، پھر دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے[1]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا رہے[2]

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔[3]

---

[1] ان نعباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منیٰ جل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل سقایۃ وغیرھم بمکۃ لیالی منیٰ جزء ۲ صفحہ ۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب مبیت بمنیٰ لیالی التشریق جزء اول صفحہ ۵۴۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرہ- ۲۰۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج- ۲۸

۱۲ر تاریخ کو بھی چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھتا رہے[1]

۱۲ر تاریخ کو بھی زوال کے بعد اُسی طرح تینوں جمروں پر کنکریاں مارے جس طرح ۱۱ر تاریخ کو ماری تھیں[2]

---

[1] عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ ص۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول ص۲۸۰)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخّص للرعاۃ ان یرموا یومًا ویدعوا یوما (صحیح ابن خزیمہ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ ان یرموا یومًا۔ سندہ صحیح۔ ابن خزیمہ جزء ۴ ص۳۱۹) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۴۲۰)

کنکریاں مارنے کے بعد اگر چاہے تو مکہ معظمہ واپس چلا جائے۔[1]

۱۳ ذی الحجہ

اگر ۱۲ تاریخ کو مکہ معظمہ نہ جائے تو ۱۳ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گذارے اور دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔ زوال کے بعد تینوں جمروں پر حسبِ سابق کنکریاں مارے۔[2] اس قیام کے دوران بھی چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرے۔[3] اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا رہے۔[4]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ - ۲۰۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ - ۲۰۳) عن جابر رمیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول صفحہ ۴۲۰) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاۃ ان یرموا یوماً ویدعوا یوماً (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ بسندہ صحیح۔ جزء ۴ صفحہ ۳۱۹)

[3] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوۃ بمنی جزء ۲ صفحہ ۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب قصر الصلوۃ بمنی جزء اول صفحہ ۲۸۹)

[4] قال اللہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرۃ ۲۰۳)

کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ سے پس مکہ معظمہ چلا جائے[1]

پھر ابطح کے مقام پر یا اپنی منزل میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة-۲۰۳)

[2] قال عبد العزیز سألت انس بن مالک ..... فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص ۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضة یوم النحر جزء اول ص ۴۲۸) قال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدۃ بالمحصب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص [illegible]) قال ابن عباس لیس التحصیب بشیء انما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المحصب جزء ۲ ص ۲۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب النزول بالمحصب جزء اول ص ۴۲۸)

واپسی

جب اپنے گھر کو روانہ ہو تو کعبہ کا طوافِ وداع کرے لیکن اس طواف میں رمل نہ کرے[1]

طواف کے بعد حسب معمول مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھے[2]

---

[1] رقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطاف بہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صفحہ ۲۲) عن ابن عباس امر الناس ان یکون آخر عہدھم بالبیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف الوداع جزء ۲ صفحہ ۲۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول صفحہ ۵۵۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعی ثلاثۃ اطواف و مشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ صفحہ [illegible])

[2] قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا و صلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ صفحہ [illegible])

جب سفر شروع کرے اور سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور وہی دُعا پڑھے جو گھر سے روانگی کے وقت پڑھی تھی (یہ دُعا عمرہ کے بیان میں گذر چکی ہے) اُس دُعا کے بعد یہ کلمات پڑھے :-

آیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

{ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں }

ــہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ..... الخ واذا رجع قالھن وزاد فیھن آیبون تائبون ..... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب جزء اول ص ۴۳۴)

مکہ معظمہ سے جب نکلے تو ثنیۃ السفلیٰ سے نکلے[1] واپسی میں ذی طویٰ میں ایک رات گذارے[2]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل مکۃ من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یدخل مکۃ جزء ۱ - صہ ۲۱۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا والخروج منہا من الثنیۃ السفلی جزء اول صہ ۵۲۵)

[2] عن ابن عمر رض انہ ..... اذا انفر مر بذی طوی وبات بہا حتی یصبح وکان یذکر ان النبی صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (رواہ البخاری حنیفاً فی کتاب المناسک باب من نزل بذی طوی اذا رجع من مکۃ جزء ۱ - صہ ۲۳۲)

راستہ میں جب کوئی ٹیلا وغیرہ آئے تو اس کی بلندی پر تین ۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ کلمات پڑھے:۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ[ف] وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

[ف] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ثم یقول لآ الٰہ الا اللہ ..... (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع جزء ۸ ص۱۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ جزء اول ص۴۳۵)

(ترجمہ)

{ نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے، ہر قسم کی تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لَوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پُورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اُس نے اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی }

جب اپنے شہر میں پہنچے تو پہلے مسجد میں جا کر دو۲ رکعت نماز ادا کرے[1]

---

[1] عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ تبوک جزء ۶ ص ۵ و صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب حدیث توبۃ کعب ابن مالک جزء ۲ ص ۳۰۲

متفرق مسائل

اِحرام

① مرد، اگر جوتی نہ ملے تو موزے پہن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان کو اتنا کاٹ دے کہ ٹخنے کھل جائیں[1] عورت ہر حالت میں موزے پہن سکتی ہے، کاٹنے کی ضرورت نہیں[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ...... ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعما اسفل من الکعبین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ وما لا یباح جزء اول ص ۳۸۱ واللفظ للبخاری)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخص للنساء فی الخفّین (مسند احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۱ ص ۱۹۶)

② مرد، اگر تہبند نہ ملے تو، پاجامہ پہن سکتا ہے[1]

③ حالتِ احرام میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد الازار فلیلبس السراویل (صحیح بخاری کتاب المناسك باب اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل جزء ۳ ص ۲۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مایباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص ۳۸۱ واللفظ للبخاری)

[2] کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم ..... ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی عند ارادۃ دخول مکۃ جزء اول ص ۴۲۹ واللفظ للبخاری) سئل ابوایوب کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ وھو محرم ..... فصب علی رأسہ ..... وقال ھکذا رأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال للمحرم جزء ۳ ص ۲۰)

④ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں:-

(۱) بَرّی (یعنی خشکی) کا شکار کرنا[1] یا

(۲) شکار کرانا یا شکار میں کسی قسم کا تعاون کرنا۔[2]

(۳) زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا[3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (المآئدة - ٩٦)

[2] قلنا أنأكل لحم صيد ونحن محرمون ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منكم احد امره ان يحمل عليها او اشار اليها قالوا لا قال فكلوا (وفی روایۃ لمسلم أشرتم او أعنتم او أصدتم) (صحیح بخاری كتاب المناسك باب لا يشير المحرم الى الصيد جزء ۲ صـ١٦ وصحیح مسلم كتاب الحج باب تحريم الصيد للمحرم جزء اول صـ٣٩٢)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا من الثياب شيئاً مسه زعفران او ورس (صحیح بخاری كتاب المناسك باب ما لا يلبس المحرم من الثياب جزء ٢ صـ١٦٩ وصحیح مسلم كتاب الحج باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة جزء اول صـ٣٨١)

۴ جماع اور جماع کے متعلقات۔ گناہ کے کام اور جنگ و جدال [1]

۵ مرد کو دو چادروں کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا [2]

(۶) نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا پیغام بھیجنا [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرۃ۔ ۱۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال (صحیح بخاری کتاب المناسك باب مایلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص۱۷۱)

[2] لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب مایلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص۱۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب والثیاب (صحیح بخاری کتاب المناسك باب یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص۱۷۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا یُنکح ولا یخطب (صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم نکاح المحرم جزء اول ص۵۹)

(۷) بال کترنا یا مُنڈوانا[1]

(۸) سُرمہ لگانا[2]

(۹) خوشبو لگانا[3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ : وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (البقرۃ - ۱۹۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ثم یحلوا ویحلقوا او یقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ ص۲۱۴)

[2] ان عمر بن عبید اللہ رمدت عینہ فاراد ان یکحلھا فنھاہ ابان ابن عثمان وامرہ ان یضمدھا بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز مداواۃ المحرم عینہ جزء اول ص۴۹۷)

[3] قال جابر قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال الحل کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۹) قال ثم یحلوا ..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب (صحیح بخاری کتاب الحج باب ما یلبس المحرم من الثیاب ۲/۱۷۰)

(۱۰) عورت کو نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا[1]۔

(۱۱) ایسا کپڑا پہننا جس میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی ہو[2]

⑤ حالتِ احرام میں دھوپ سے بچنے کے لئے سایہ کرنے کی اجازت ہے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمة جزء ۳ ص ۱۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسله ثلاث مرات اما الجبة (وفی روایة لمسلم وعلیھا خلوق) فانزعھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة جزء اول ص ۳۸۲ و ص ۳۸۳ و صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات جزء ۲ ص ۱۶۷ واللفظ لمسلم)

[3] قالت ام الحصین رأیت اسامة وبلالا واحدھما آخذ بخطام ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبه لیستره الحر حتی رمی جمرة العقبة (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرة العقبة یوم النحر راکبا جزء اول ص ۴۲۳)

(٦) حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کو مار سکتا ہے :۔

۱۔ کوا جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہو۔

۲۔ چیل،

۳۔ چوہا،

۴۔ بچھو،

۵۔ کٹ کھنا کتا [1]،

۶۔ سانپ [2] اور

۷۔ حملہ کرنے والے درندے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلھن فی الحرم : الغراب (وفی روایۃ لمسلم الغراب الابقع) والحدأۃ والعقرب والفأرۃ والکلب العقور (صحیح بخاری کتاب المناسك باب مایقتل المحرم من الدواب جزء ۳ صـ ۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اول صـ ۳۹۳)

[2] سأل رجل ابن عمر ما یقتل الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یأمر بقتل الکلب العقور..... والحیۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اول صـ ۳۹۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی..... (رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنہ جزء اول صـ ۱۶۲)

⑦ حجِّ اِفراد کرنے والا اگر میقات پر احرام باندھ کر کِسی مجبوری سے سیدھا مِنٰی یا عرفات پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں[1]

اگر کسی مجبوری سے دیر ہو جائے تو اگر یومِ عرفہ یا شب یوم النّحر کو عرفات میں قیام کر لے اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہو جائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔[1]

---

[1] عن عروة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المزدلفة حين خرج الى الصلوٰة فقلت يا رسول الله انى جئت من جبل طى اكللت راحلتى واتعبت نفسى والله ما تركت من جبل الا وقفت عليه فهل لى من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد صلوٰتنا هذه ووقف معنا حتى يدفع وقد وقف بعرفة قبل ذلك ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه (رواه الترمذى وصححه كتاب الحج باب ما جاء من ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج جزء اول ص۱۷۷)

⑧ حالتِ احرام میں اگر عورتوں کے سامنے مرد آجائیں تو عورتیں اپنے چہروں پر چادر لٹکالیں[1]۔

⑨ احرام کی تمام پابندیوں سے قربانی کے بعد آزادی مل جاتی ہے[2]۔

---

[1] عن اسماء بنت ابی بکر قالت کنا نغطی وجوھنا من الرجال وکنا نمتشط قبل ذلک فی الاحرام (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک کتاب المناسک باب تغطیۃ الوجہ للمحرمۃ جزء اول ص۴۵۴ ورواہ ابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ ۴/۲۰۳)

[2] اِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الذبح قبل الحلق جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی نسخ التحلل من الاحرام جزء اول ص۵۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اُحل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد راسہ عند الاحرام جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اول ص۵۱۹)

(10) حج افراد اور حج قِران کا احرام مقررہ مہینے یعنی یکم شوال سے ۱۰ر ذوالحجہ کی درمیانی مدّت ہی میں باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہیں[1]

(11) مندرجہ بالا مدّت میں ۱۰ر ذوالحجہ کی رات شامل ہے۔ دن شامل نہیں ہے[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ (البقرۃ ۱۹۷)
عن ابن عمر اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ قال شوّال وذوالقعدۃ وعشر من ذی الحجۃ (دارقطنی کتاب الحج جلد ۲ ص ۲۵۸ ۔ سندہ صحیح ۔ فتح الباری جزء ۴ ص ۱۹۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج (رواہ الترمذی فی ابواب تفسیر سورۃ البقرۃ وسندہ صحیح ۔ جلد اول ص ۳۳)

⑫ اگر یوم النحّر کی شام ہو جائے اور طوافِ افاضہ کیلئے نہ جا سکے تو پھر اُسی طرح مُحرم ہو جائے گا جس طرح رمی سے پہلے تھا، احرام بھی پہننا ہو گا۔ احرام کی پابندیاں طوافِ افاضہ تک باقی رہیں گی[1]

طوافِ کعبہ

① اگر عورت اذیّتِ ماہانہ کی وجہ سے طواف افاضہ نہ کر سکے تو جب غسل کر کے پاک ہو جائے اُس وقت طواف کرے[2]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انتم امسیتم قبل ان تطوفوا بھذا البیت عدتم حرما کھیئتکم قبل ان ترموا الجمرۃ حتی تطوفوا بہ (مسند احمد عن ام سلمۃؓ۔ سندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی ص۳۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لعائشۃ) افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ ص۱۹۵)

② اگر عورت اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے طوافِ وداع نہ کر سکے تو وہ بغیر طوافِ وداع کئے اپنے گھر جا سکتی ہے[1]۔

③ عمرہ کے طواف کے علاوہ دوسرے طوافوں میں عورتوں کو نقاب ڈالنی چاہیئے[2]۔

---

[1] عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أن صفیۃ بنت حیی زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أحابستنا ھی قالوا انھا قد أفاضت قال فلا اذاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا حاضت المرأۃ بعد ما أفاضت جزء ۲ صفحہ ۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول ص ۵۵۵ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ انھا کانت تطوف بالبیت وھی منتقبۃ (مصنف عبدالرزاق جزء ۵ ص ۲۵۔ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

④ طوافِ کعبہ نماز کے مثل ہے، البتہ اس میں بولنا جائز ہے لیکن صرف نیک بات کہے[1]۔ دورانِ طواف پانی پینا جائز ہے[2]۔

⑤ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے طواف سواری پر کیا جا سکتا ہے[3]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطواف بالبیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر (صحیح ابن خزیمۃ کتاب مناسک الحج باب الرخصۃ فی التکلم بالخیر فی الطواف جزء ۴ ص ۲۲۲ وسندہ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی ص ۲۲ وابن خزیمۃ ۴/۲۲۲ والمستدرک ۱/۴۵۹)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب ماء فی الطواف (رواہ الحاکم کتاب الحج باب الحجر من البیت۔ سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص ۴۶)

[3] عن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المریض یطوف راکبا جزء ۲ ص ۱۹)

(۶) اگر عورتیں کعبہ کے اندر جائیں تو مَردوں کو باہر کر دیا جائے۔[1]

(۷) عورتیں کعبہ کا نفلی طواف رات کے وقت کریں۔ عورتوں کو مَردوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر طواف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُن کے اور مَردوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ ہونا چاہیئے۔[1]

(۸) اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو طواف کرائے تو اُس کو اپنے جسم سے رسّی وغیرہ سے نہ باندھے بلکہ ہاتھ پکڑ کر طواف کرائے۔[2]

---

[1] کانت عائشۃ رضؓ تطوف حجرۃً من الرجال لاتخالطھم .... یخرجن متنکّرات باللیل فیطفن مع الرجال ...... ولکنھن کنّ اذا دخلن البیت قمن حتی یدخلن واُخرج الرجال (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب طواف النساء مع الرجال جزء ۲ ص۱۸۳ ورواہ عبدالرزاق موصولاً فی کتاب الحج جزء ۵ ص۶۷ وسندہٗ صحیح)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ وھو یطوف بالکعبۃ بانسان ربط یدہٗ الی انسان بسیر او بخیط او بشیء غیر ذلک فقطعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم قال قدہ بیدہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الکلام فی الطواف جزء ۲ ص۱۸۸)

⑨ بیمار عورت طوافِ کعبہ کے بعد کی ۲ دو رکعتیں مسجدِ حرام کے باہر جا کر پڑھ سکتی ہے لہ للعہ

لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... اراد الخروج ولم تکن ام سلمۃ طافت بالبیت وارادت الخروج فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت صلوٰۃ الصبح فطوفی علی بعیرک والناس یصلون ففعلت ذلک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجًا من المسجد جزء ۲ ص ۱۸۹)

للعہ نوٹ :۔ طواف میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی حدیث غیر محفوظ ہے (حواشی علامہ سندی علی ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۲۲۵) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے (بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص ۶۹) رَبَّنَا اٰتِنَا ..... کے علاوہ طواف کی تمام دعائیں سندًا ضعیف ہیں (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۴) بعض کتابوں میں ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہوئی ہیں یہ تمام دعائیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بدعت ہے۔

کعبہ کو دیکھکر "اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا ....." پڑھنا ثابت نہیں، سند ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۳۱)

حج اور عمرہ کے علاوہ کعبہ کے متعلّق دوسرے مسائل

① کعبہ کے اندر اگر جائے تو بیٹھ کر حمد وثنا کرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے پھر سامنے والی دیوار کی طرف مائل ہو اور اُس پر سینہ، رخسار اور دونوں ہاتھ رکھے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دُعا مانگے۔ پھر باقی تمام دیواروں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے[1]۔

② ملتزم (یعنی باب کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصّہ) سے رخسار، دونوں ہاتھ اور سینہ چمٹائے[2] حجرِ اسود پر سجدہ کرے[3]۔

---

[1] عن اسامۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس وحمد اللہ و اثنی علیہ وکبر وهلل ثم مال الی ما بین یدیہ من البیت فوضع صدرہ علیہ وخدہ ویدیہ ثم کبر و هلل ودعا فعل ذلک بالارکان کلها (نسائی کتاب الحج باب وضع الصدر علی ما استقبل من دبر الکعبۃ جزء ۲ ص۲۸۔ رجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۵/۴۲۔ سندہ صحیح)

[2] قام عبد اللہ بن عمرو رضؓ بین الحجر والباب وألصق صدرہ ویدیہ وخدہ الیہ ثم قال هکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (مصنف عبد الرزاق کتاب الحج جزء ۵ ص۷۵۔ حسنہ الالبانی۔ مناسک الحج للالبانی ص۲۱)

[3] قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر وسجد علیہ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرک جزء اول ص۴۵۵)

③ کعبہ کے اندر نماز پڑھے [1]

④ اگر کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھ سکے تو حطیم میں نماز پڑھے کیونکہ حطیم کعبہ ہی کا جزء ہے [2]

عورت اور سفر

① عورت بغیر مَحْرَم کے سفر نہ کرے [3] اور حج بھی نہ کرے [4]

---

[1] عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلاۃ فی الکعبۃ جزء ۲ ص ۱۸۴)

[2] عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء فی الصلوٰۃ فی الحجر جزء اول ص ۲۷۱ ۔ صححہ الترمذی)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء جزء ۳ ص ۲۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امرأۃ الا ومعھا ذو محرم (دارقطنی کتاب الحج جزء ۲ ص ۲۵۷ ۔ صححہ ابو عوانہ ۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۲۴۶)

سعی

① حجِ قِران کرنے والا، صَفا و مَروَہ کی سعی دوبارہ نہ کرے (عمرہ کی سعی حج کے لئے کافی ہے) [1]

تلبیہ {یعنی لبّیک کہنا}

اگر راستہ میں کسی خطرہ یا بیماری کی وجہ سے رُک جانے اور مکّہ معظّمہ تک نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تلبیہ کی ابتداء، اِن الفاظ سے کرے :-

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّيْ
مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ [2]

---

[1] قالت عائشۃ رضؓ واما الذین جمعوا بین الحج والعمرۃ طافوا طوافاً واحداً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف القارن جزء ۲ ص ۱۹۲) قرن الحج والعمرۃ فطاف بهما طوافاً واحداً (رواہ الترمذی وحسنہ باب ما جاء ان القارن یطوف طوافاً واحداً جزء اول ص ۲۹۱)

[2] ان ضباعۃ بنت الزبیر رضؓ اتت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللّٰہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیک ..... الخ (رواہ الترمذی و صحہ، کتاب الحج باب ما جاء فی الاشتراط فی الحج جزء اول ص ۲۸۹)

{ میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں میرے احرام
اتارنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے }

کعبہ تک نہ پہنچ سکنا

اگر کسی وجہ سے راستہ میں کسی مقام پر رکنا پڑے اور کعبہ تک پہنچنے کا امکان باقی نہ رہے تو اسی مقام پر قربانی کرکے سر منڈوا دے یا بال کتروا دے اور احرام اتار دے [1]

---

[1] عن عبداللہ بن عمرؓ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتمرین فحال کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ وحلق رأسہ وعن المسورؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب النحر قبل الحلق فی الحصر جزء ۳ ص ۱۱ و ص ۱۲)

آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے[1] آبِ زمزم کو جس مقصد کے لئے چاہے پیئے[2] آبِ زمزم سر پر بھی ڈالے[3]

---

[1] عن عائشۃ انہا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ (رواہ الترمذی وحسنہ کتاب الحج باب (خالی) جزء اول ص ۲۹۵ ۔ صححہ الحاکم ۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۷۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب لہ (رواہ الدار قطنی عن ابن عباس فی کتاب الحج جزء ۲ ص ۲۸۴ ۔ سندہ صحیح ۔ مناسک الحج للالبانی ص ۲۳)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل ..... وصلی رکعتین ثم عاد الی الحجر ثم ذھب الی زمزم فشرب منہا وصب علی رأسہ (مسند احمد عن جابر ۔ سندہ جید ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص ۷۲)

قیامِ منٰی اور رمی یعنی کنکریاں مارنا

① ایامِ تشریق کی راتیں منٰی میں گذارنا ضروری ہے، البتہ جو شخص بارہ ۱۲ تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد چلا جائے اُسے تیرھویں تاریخ کی رات منٰی میں گذارنا ضروری نہیں[1]

② آبِ زمزم پلانے والے ان راتوں میں مکہ معظمہ میں رہ سکتے ہیں[1]

---

[1] ان العباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت مکۃ لیالی منٰی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ صـ۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول صـ۵۲۹) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ ۔ ۲۰۳)

③ اُونٹوں کے چرواہوں کو اجازت ہے کہ وہ ایّامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گذاریں[1]۔

④ اُونٹوں کے چرواہے اگر منیٰ میں ایّامِ تشریق کی راتیں نہ گذاریں تو اُنہیں اجازت ہے کہ وہ دس ذی الحجہ کو کنکریاں ماریں، پھر گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو دو دن کی کنکریاں اکھٹی ماریں[2]۔

---

[1] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعار الابل فی البیتوتۃ (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما جزء اول صـ۲۹۳)

[2] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوما جزء اول صـ۲۹۳)

⑤ ۱۰؍ ذی الحجہ کے ارکانِ حج میں سے اگر نادانستہ کوئی عمل آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں[1]

⑥ عورتیں اور بچّے رات ہی کو مُزدلِفہ کا وقوف کر کے رات ہی کو جمرۂ عقبہ جا سکتے ہیں اور رات ہی کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار سکتے ہیں[2]

---

[1] قال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج فما سئل یومئذ عن شیٔ قدم ولا اخر الا قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) افعل ولا حرج (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ جزء ۲ ص ۲۱۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب من حلق قبل النحر جزء اول ص ۵۴۶)

[2] کان ابن عمر یقدم ضعفۃ اھلہ . . . . وکان ابن عمر یقول ارخص فی اولئك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل جزء ۲ ص ۲۰۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول ص ۵۴۲) رمت اسماء الجمرۃ ثم رجعت فصلت الصبح فی منزلھا . . . . قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل ص ۲۰۳ ۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول ص ۵۴۲)

قربانی

① جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے وہ میقات پر اُس کی گردن میں، اُون کا پٹّہ ڈال دے پھر اس کی گردن میں دو جوتیاں لٹکا دے (تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قربانی کا جانور ہے) اور اِشعار کرے[1] یعنی کوہان والے جانور کے کوہان کی داہنی جانب سے کچھ خون نکال دے[2] پھر خون پوچھ ڈالے[3]

---

[1] حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الہدی واشعر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ ص ۲۰۷) عن ام المؤمنین قالت فتلت قلائدہا من عہن کان عندی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب القلائد من العہن جزء ۲ ص ۲۰۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الہدی الی الحرم جزء اول ص ۵۵۲) وقلدہا نعلین (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الہدی واشعارہ جزء اول ص ۵۲۵)

نوٹ: جانور کی گردن میں جوتیاں لٹکانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ قربانی کا جانور ہے، اس طرح وہ جانور لوٹ مار سے بچ جاتا ہے۔

[2] فاشعرہا فی صفحۃ سنامہا الایمن وسلت الدم (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الہدی واشعارہ جزء اول ص ۵۲۵)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الہدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ما جاء فی اشعار البدن جزء اول ص ۲۸)

② ضرورتاً قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے[1]

③ قربانی کا جانور اگر راستہ میں رُک جائے اور چل نہ سکے تو اُس کو راستہ ہی میں ذبح کر دے، پھر اُس کی جُوتی کے تلے کو خون سے تر کر کے اُس کے جسم پر لگائے (تاکہ گذرنے والے اُسے قربانی سمجھ کر کھا سکیں) البتّہ قربانی کرنے والا اور اُس کے ساتھ والے اس جانور کا گوشت نہ کھائیں[2]

نوٹ :۔ جانور کی جوتی سے مُراد وہ جوتی ہے جو اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہو۔

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یسوق بدنۃ قال ارکبھا قال انھا بدنۃ قال ارکبھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقلید النعل جزء ۲ ص ۲۰۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول ص ۵۵۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکبھا بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول ص ۵۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عطب منھا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم اضرب بہ صفحتھا ولا تطعمھا انت ولا احد من اھل رفقتک (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یفعل بالھدی اذ عطب جزء اول ص ۵۵۴)

④ حج تمتع کرنے والے کو اگر جانور میسّر نہ ہو تو دس ١٠ روزے رکھے، تین روزے ایّامِ حج میں یعنی ١١، ١٢، اور ١٣، ذی الحجہ کو، باقی سات روزے گھر پہنچ کر رکھے [1]

نوٹ :۔ ١١، ١٢، اور ١٣، ذی الحجہ کو روزے رکھنا صرف اِسی صورت میں جائز ہے، اگر یہ صورت نہ ہو تو ان تاریخوں کے روزے رکھنا حرام ہے [2]

---

[1] قال اللّٰہ تبارک وتعالٰی : فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ (البقرۃ - ١٩٦)

[2] لم يرخص في ايام التشريق ان يُصمن الا لمن لم يجد الهدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ٣ ص٥٦)

⑤ قربانی کے لئے جانور مکّہ معظّمہ بھیج سکتے ہیں، ایسے جانور کے گلے میں گھر ہی پر پٹّہ ڈالدے اور گھر ہی میں اِشعار کر دے، جانور بھیجنے والے پر کسی قِسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی [1]

⑥ اگر حج یا عُمرہ کرنے والا قربانی کرنے سے پہلے سَر مُنڈوانے پر مجبور ہو جائے تو سَر منڈوا کر کفّارہ ادا کرے یعنی تین ۳ روزے رکھے یا تین صَاع غلّہ چھ ۶ مساکین میں برابر برابر تقسیم کرے یا ایک بکری کی قربانی کرے [2]

---

[1] عن عائشۃ رضؓ قالت فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدیّ ثمّ قلّدھا و اشعرھا واھداھا فما حرم علیہ شیٔ کان اُحلّ لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ صـ۲۰۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول صـ۵۵۲)

[2] عن کعب امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم فرقا بین ستۃ (وفی روایۃ لکل مسکین نصف صاع) او یھدی شاۃ او یصوم ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع وباب النسک شاۃ جزء ۳، صـ۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم جزء اول صـ۴۹۶ واللفظ للبخاری)

حج بدل وغیرہ

① جو شخص خود حج کرنے کے قابل نہ ہو وہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے[1] اور عمرہ بھی کرا سکتا ہے[2]

② اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مر جائے تو اُس کی اولاد کو وہ نذر پوری کرنی چاہیئے[3]

---

[1] قالت امرأة یا رسول الله ان فریضة الله علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی الراحلة فهل یقضی عنه ان أحج عنه قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة جزء ۳ صـ۲۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز جزء اول صـ۵۶۱)

[2] عن ابی رزین انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابیك واعتمر (رواه الترمذی وصححه فی کتاب الحج باب ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر جزء اول صـ۲۸۶)

[3] ان امرأة جاءت الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت أفأحج عنها قال نعم حجی عنها (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحج والنذور عن المیت جزء ۳ صـ۲۳)

③ میّت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔[1]

④ حجِ بدل صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنا حج پہلے کر چکا ہو۔[2]

---

[1] قالت (امرأة) انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت۔۔۔۔ قالت انها لم تحج قط أفأحج عنها قال حجی عنها (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیّت جزء اول ص ۴۶۴)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمة قال من شبرمة قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج عن شبرمة (ابوداؤد کتاب الحج باب الرجل یحج عن غیرہ جزء اول ص ۲۵۹ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۴/۲۴۸)

⑤ بچّہ کو بھی حج کرا سکتے ہیں، ثواب حج کرانے والے کو ملے گا[1]۔ عاقل ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہوگا[2]۔

⑥ اگر کسی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو حج کے بعد کر لے[3]۔ اس عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے[4]۔

---

[1] عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت ألھذا حج قال نعم ولك اجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب صحۃ حج الصبی جزء اول صـ۵۶۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا عقل فعلیہ حجۃ اخری (رواہ الحاکم و سندہ صحیح۔ المستدرك جزء اول صـ۴۸۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ (رواہ الترمذی و صححہ فی کتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ جزء اول صـ۲۵۲)

[4] عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ ویعمرھا من التنعیم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب عمرۃ التنعیم جزء ۳ صـ۴)

اذیّتِ ماہانہ اور نفاس

① جو عورت اذیّتِ ماہانہ میں ہو وہ عُمرہ نہ کرے، اُسے چاہیئے کہ سر کھول دے، کنگھی کرے پھر نہائے اور حج کا احرام باندھ لے، مناسکِ حج میں سے سوائے طواف کے تمام مناسک ادا کرے، جب اذیّتِ ماہانہ سے پاک ہو جائے اور غسل کر لے تو طواف کرے[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقضی رأسك وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب کیف تھل الحائض والنفساء جزء ۲ ص ۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (و روایۃ لمسلم حتی تغتسلی) (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقضی الحائض مناسك کلھا الا الطواف جزء ۲ ص ۱۹۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۳)

② اگر کسی عورت نے اذیّتِ ماہانہ کی وجہ سے عُمرہ نہ کیا ہو تو وہ حج کے بعد تنعیم جائے، وہاں احرام باندھے اور پھر عُمرہ کرے[1]

③ اگر عورت حالتِ نفاس میں ہو تو نہائے، اور لنگوٹ باندھ کر حج کا احرام باندھ لے[2]

---

[1] عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعی العمرۃ ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمٰن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تہل الحائض جزء ۳ ص۱۲۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۱)

[2] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد ابن ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر یأمرھا ان تغتسل وتہل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اول ص۵۰۱) وفی روایۃ قال اغتسلی واستثفری بثوب وأحرمی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل ص۵۰۱)

قیامِ عرفات

عرفہ کے دن بالوں کا پراگندہ اور غبار آلود ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے[1]

حاجی کو عرفات میں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لیباھی الملائکۃ باھل عرفات یقول : انظروا الی عبادی شُعثا غبُرا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۱ ص ۸)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اول ص ۳۳۸۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۵ ص ۱۴۳)

نوٹ :۔ عرفہ کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ..... پڑھنے کے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۵۲)

حج اور تجارت

حج کے ایام میں تجارت کی جا سکتی ہے[1]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ :۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ (البقرۃ ۔ ۱۹۸)

جماعت المسلمین کی مطبوعات

---

۱ ۔ تفسیر قرآن عزیز (جزو اوّل)
۲ ۔ توحید المسلمین
۳ ۔ صلوٰۃ المسلمین
۴ ۔ زکوٰۃ المسلمین
۵ ۔ صوم المسلمین
۶ ۔ حج المسلمین
۷ ۔ منہاج المسلمین (دین اسلام کامل)
۸ ۔ برہان المسلمین (حجیت حدیث پر)
۹ ۔ دَعَوَات المسلمین (مسنون دعائیں)
۱۰ ۔ تاریخ الاسلام والمسلمین
(مآخذ قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم)
۱۱ ۔ تفہیم اسلام بجواب دو اسلام
۱۲ ۔ تلاش حق (تقلید پر)
۱۳ ۔ التحقیق فی جواب التقلید
۱۴ ۔ ذہن پرستی

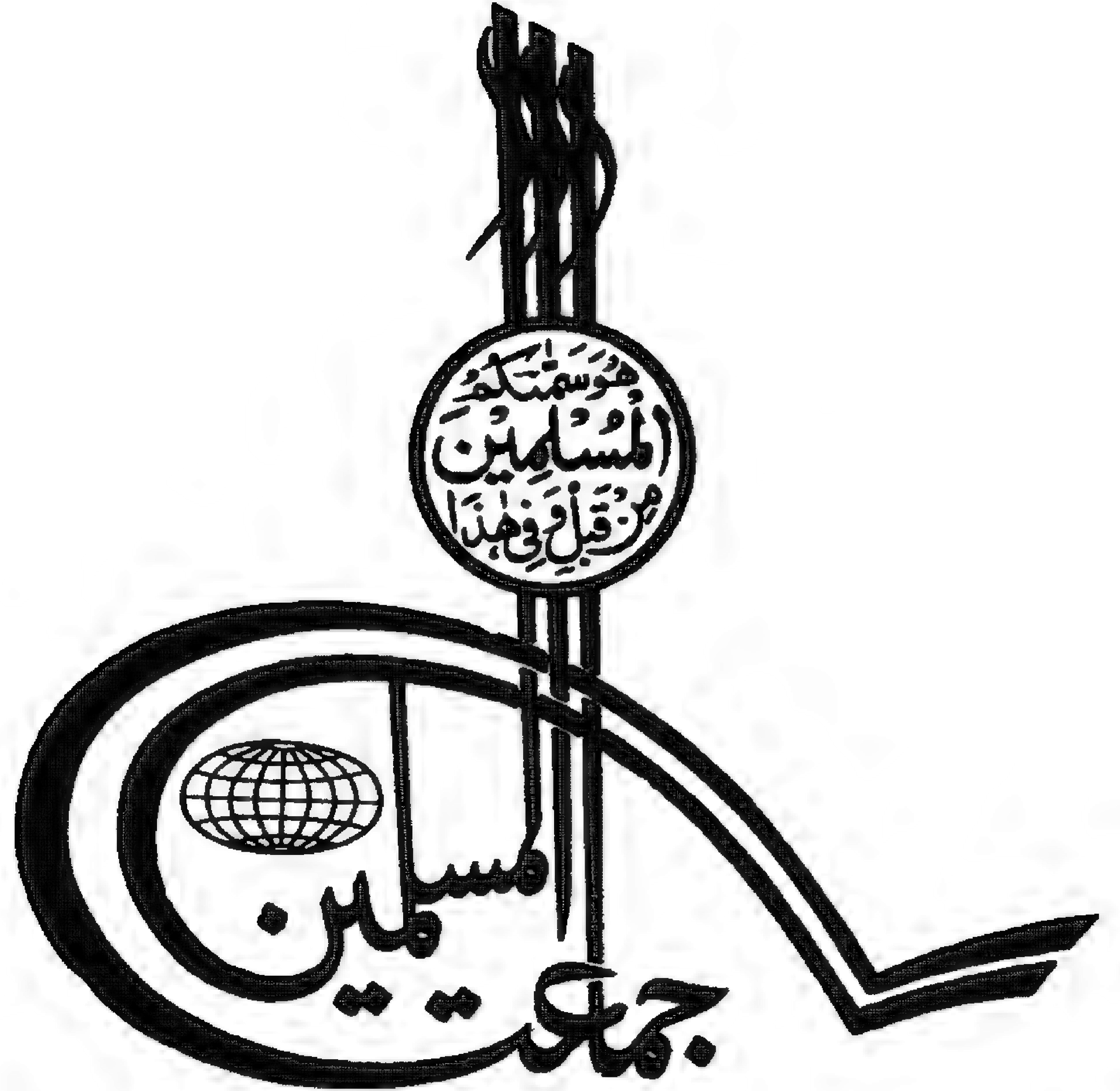
هو سمّٰكم
المسلمين
من قبل و في هٰذا
جماعت المسلمین

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
جماعۃ المسلمین
اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا

انتباہ

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے جماعتُ المسلمین کا کوئی تعلّق نہیں جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے انہوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف بحران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی۔ ہے جماعت المسلمین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

- —— کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔
- —— کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلّہ میں نہیں ہے

قارئینِ کرام ہوشیار رہیں۔

مَسعُود احمد

امیرِ جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک و تعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے
ساتھ تعاون فرمائیں ۔
پمفلٹ مفت طلب فرمائیں ۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین ۔ کوثر نیازی کالونی ۔
نارتھ ناظم آباد بلاک جی کراچی ۳۳

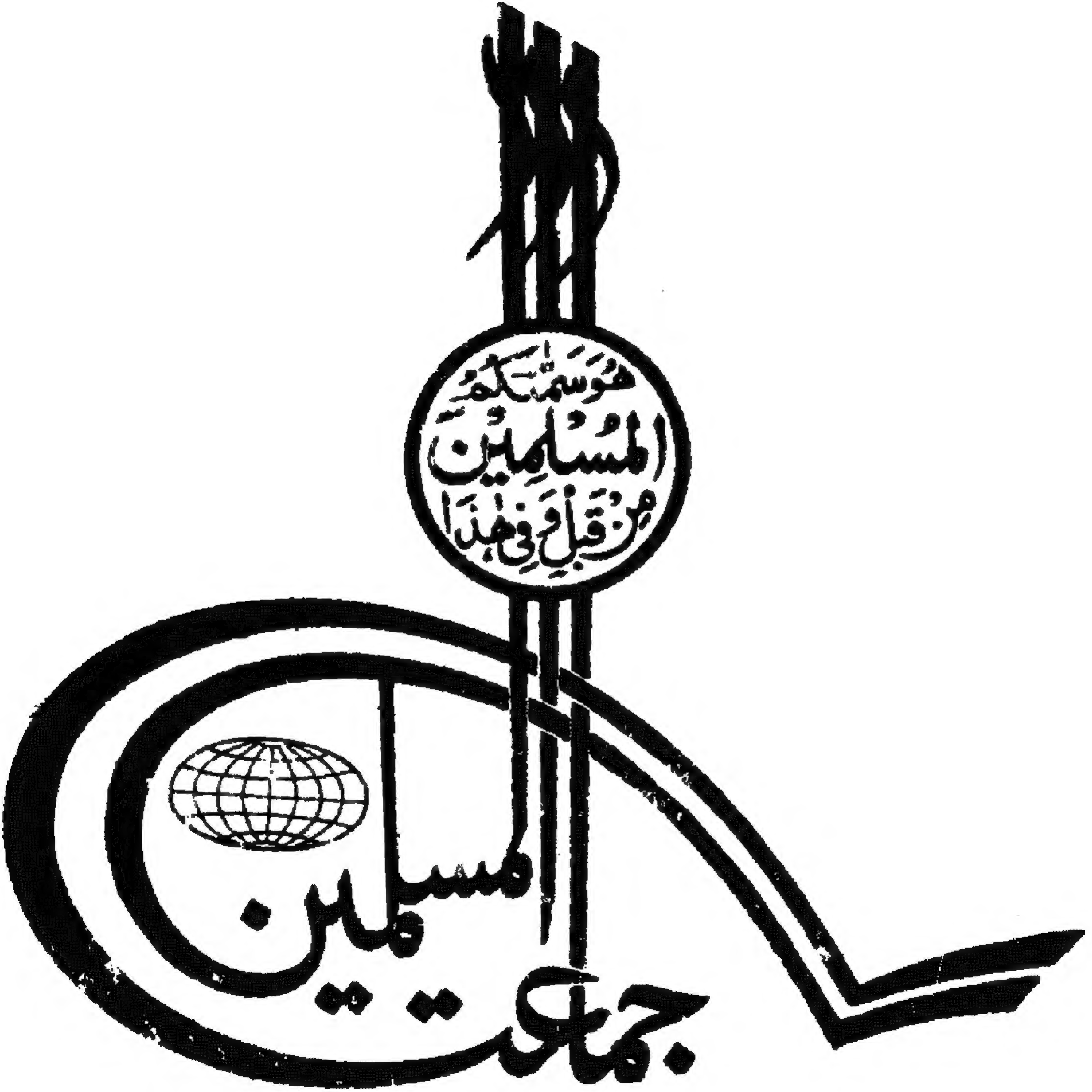
هو سمٰكم
المسلمين
من قبل وفي هذا
جماعت المسلمين